صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 14 جون 2016ء بمطابق 08 رمضان المبارک 1437 ہجری بعد از دوپہر چار بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا O یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا O یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ O کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ۔

(ترجمہ): مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔ مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے۔ خدا اس بات سے سخت بیزار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں ہیں، ابھی آئے ہیں: جناب انور حیات خان 14 جون، میڈم رومانہ جلیل 14 جون تا اختتام اجلاس، مفتی سید جانان 14 جون تا اختتام اجلاس، میڈم نگینہ خان 14 جون، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

1. Mr. Sardar Muhammad Idrees;
2. Madam Meraj Humayun;
3. Mr. Shah Hussain Khan; and
4. Madam Aamna Sardar.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairpersonship of Dr. Meher Taj Roghani, honourable Deputy Speaker:

1. Sardar Muhammad Idrees;
2. Mr. Muhammad Ali;
3. Mr. Gohar Nawaz Khan;
4. Mr. Abdul Sattar Khan;
5. Mr. Zareen Gul; and
6. Madam Nighat Orakzai.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! آپ کو ایک اعلان میں کرتا ہوں۔ معزز اراکین اسمبلی! آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ PIPS کے زیر اہتمام پوسٹ بجٹ سیمینار کل بروز بدھ مورخہ 15 جون 2016 کو Old اسمبلی ہال میں بوقت پانچ بجے منعقد ہوگا جس میں آپ اپنی شرکت یقینی بنائیں نیز افطاری کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 17-2016 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House the Annual Budget for the year 2016-17.

(Applause)

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔

جناب سپیکر!

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں یہ عزت بخشی کہ ہماری مخلوط صوبائی حکومت اس معزز ایوان کے سامنے اپنا چوتھا بجٹ پیش کر رہی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ مجھے بحیثیت وزیر خزانہ اپنا دوسرا بجٹ پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

جناب سپیکر!

۲۔ حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے اور اقتدار و اختیار بندوں کے پاس اللہ کی امانت ہے۔ ہم پر واجب ہے کہ ہم قرآن و سنت کے مطابق اپنی زندگیوں اور حکومتی امور کو اللہ کے تابع کر کے ایک ایسا اسلامی معاشرہ تشکیل دیں جس میں شہریوں کے جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت اور فوری انصاف کی فراہمی یقینی ہو۔ صرف ایسے معاشرے میں شہری اپنی صلاحیتوں کے مطابق ملک اور قوم کی ترقی کیلئے کام کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر!

۳۔ ایسے معاشرے کی تشکیل کوئی آسان کام نہیں مگر تمام تر کٹھن حالات کے باوجود پچھلے تین سال میں ہماری حکومت عوام اور نظام کی بہتری کیلئے کوشاں رہی ہے۔ جناب وزیر اعلیٰ پرویز خٹک صاحب کی پر خلوص اور بصیرت افروز قیادت میں ہم نے اپنی بساط سے بڑھ کر کوشش کی ہے کہ ہم نظام حکومت کو عمدہ

طور پر چلا سکیں اور اس کیلئے ہم نے کئی انقلابی اصلاحات متعارف کروائیں اور عوام کیلئے کئی سود مند اقدامات اٹھائے جن پر عملدرآمد کے نتیجے میں صوبہ خیبر پختونخوا پاکستان کے دوسرے صوبوں کیلئے ایک مثال کی صورت اختیار کر چکا ہے۔

جناب سپیکر!

۴۔ ہماری صوبائی حکومت نے زندگی کے ہر شعبہ میں اس صوبے کے عوام کی بہتری اور فلاح کو مد نظر رکھا۔ان کی بہبود کیلئے وسائل کو کھلے دل کے ساتھ مختص کیا کیونکہ ہم مخلوق خدا کی خدمت پر یقین رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر!

۵۔ موجودہ حکومت نے گزشتہ تین سالوں میں کئی ایک اقدامات اور اصلاحات کئے جن کی وجہ سے اس وقت صوبہ اور صوبے کے عوام قدرے بہتر مقام پر کھڑے ہیں۔ ہماری حکومت کی یہ کوشش رہی ہے کہ ہر شعبے میں عوام کو ریلیف مہیا کیا جاسکے۔ جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ اس مخلوط حکومت کی پالیسی ترجیحات میں اولین درجہ انسانی وسائل میں سرمایہ کاری کو حاصل ہے۔ ہمارا پختہ یقین ہے کہ صوبے کے ترقی اور روشن مستقبل کیلئے ہمیں آج اور ابھی کی بنیاد پر صوبے کے شہریوں پر سرمایہ کاری کرنی ہے۔ مزید یہ کہ اچھی حاکمیت کے بغیر ہر قسم کی سرمایہ کاری بے کار ہے۔ ہماری بنیادی پالیسی ترجیح یہ ہے کہ صوبے کے نظام سے بدعنوانی، اقرباءپروری اور بدانتظامی جیسی علتوں کو ختم کیا جائے تاکہ صوبے کے محدود وسائل کا بہترین استعمال کیا جاسکے۔اس ترجیح کی روشنی میں یہ لازم تھا کہ ہم نہ صرف عوام کو حکمرانی میں شریک کریں بلکہ زیادہ سے زیادہ وسائل نچلے درجہ جات پر منتقل بھی کریں۔اسی طرح احتساب کے بہتر اور زیادہ فعال نظام کی تشکیل بھی اسی ترجیح کے زمرے میں آتی ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارا ملک عموماً اور صوبہ خیبر پختونخوا خصوصاً دہشتگردی کے عفریت کی زد میں ہے۔ اس مصیبت نے ہمارے صوبے کی اقتصادیات پر براہ راست اور بالواسطہ بے اندازہ اثرات ڈالے ہیں۔ اس وجہ سے ہماری پالیسی ترجیحات میں امن و امان، صنعتوں میں سرمایہ کاری اور نوجوانوں کیلئے روزگار کے مواقع پیدا کرنا بہت اہم ہے۔ ان ترجیحات کے حصول کیلئے صوبے کی پن بجلی اور معدنیات کی دولت کو بروئے کار لانا نہ صرف ضروری ہے

بلکہ شاید ہمارا واحد قابل عمل راستہ ہے۔ ترقی کیلئے ماحول کو سازگار بناتے ہوئے ہمیں یہ بھی مدنظر رکھنا ہے کہ ہم اس صوبے کی روایات، اس کے تاریخی سرمائے اور ماحول کو بھی محفوظ رکھیں۔ اس مخلوط حکومت کے پچھلے تین سال کی کارکردگی بیان کردہ ترجیحات پر عملدرآمد کی غماز ہے۔

جناب سپیکر!

۶۔ اب میں مختصراً آپ کے سامنے مختلف شعبوں میں رواں مالی سال 16-2015 کے اہداف اور کامیابیاں پیش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر!

۷۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 16-2015 کا کل ابتدائی حجم 174 ارب 88 کروڑ 41 لاکھ روپے تھا جبکہ نظرثانی شدہ تخمینہ 135 ارب 9 کروڑ 86 لاکھ روپے رہا۔ صوبائی وسائل سے چلنے والے منصوبوں کیلئے 142 ارب روپے رکھے گئے تھے جس کا نظرثانی شدہ تخمینہ 113 ارب روپے رہا۔ اسی طرح بیرونی امداد کے منصوبوں کی مد میں 32 ارب 88 کروڑ 40 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ نظرثانی شدہ رقم 16 ارب 82 کروڑ 27 لاکھ روپے رہی۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں منصوبوں کی کل تعداد 1553 تھی، ان میں سے 915 جاری اور 638 نئے منصوبے تھے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ: ان منصوبوں میں مالی سال کے آخر تک 229 منصوبے مکمل ہوئے۔ ترقیاتی بجٹ پر یہ کارکردگی اخراجات اور منصوبوں کی تکمیل کے حوالے سے دوسرے صوبوں کے مقابلے میں کہیں بہتر ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر آرڈر، پلیز آرڈر۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر!

۸۔ موجودہ حکومت نے رواں مالی سال صحت کے میدان میں درج ذیل انقلابی اقدامات کئے ہیں:

☆ 104 منصوبوں کیلئے 8 ارب 28 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔

☆ رواں مالی سال کے دوران صوبے میں ڈاکٹروں کی 1500 سے زائد آسامیوں پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔ اسی طرح پیرامیڈیکس کی 1100 سے زیادہ اور نرسوں کی 450 سے زائد آسامیوں پر بھرتی کی جاری رہی ہے۔ اس عمل کے نتیجے میں صوبے کے تقریباً تمام طبّی مراکز میں عملے کی موجودگی یقینی ہو جائے گی۔

☆ چار میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوٹس سمیت ضلعی اور دیگر ہسپتالوں کی بحالی و بہتری، اور ایمرجنسی ادویات کی مفت فراہمی کیلئے 3 ارب فراہم کئے گئے۔

☆ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 1600 لیڈی ہیلتھ ورکرز اور 250 Community Midwives بھرتی کی گئیں جس سے ماں اور بچے کی صحت میں نمایاں بہتری آئی گی۔

☆ فوڈ سیفٹی اتھارٹی قائم کی گئی۔

☆ ہاؤس آفیسرز کا وظیفہ 128 فیصد بڑھا کر 62 ہزار روپے کر دیا گیا۔

☆ ٹی ایم اوز کے وظیفہ میں 110 فیصد اضافہ کر کے اسے ایک لاکھ 3 ہزار روپے تک بڑھا دیا گیا ہے۔

☆ ڈاکٹروں کیلئے ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس کو 1300 فیصد کے اضافے سے ایک لاکھ 40 ہزار تک پہنچا دیا گیا ہے۔

☆ نرسوں اور پیرامیڈیکس کیلئے 10 ہزار روپے ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس مقرر کر دیا گیا ہے۔

☆ ایسے الاؤنس کسی بھی صوبے میں نہیں دیئے جا رہے۔

☆ سکیل ایک سے 5 تک 2 سٹیپ اور سکیل 6 سے سکیل 15 تک ایک سٹیپ اپ گریڈیشن کی گئی۔

☆ پیرامیڈیکس کو 2 سٹیپ اپ گریڈیشن دی گئی۔ اس طرح کی اپ گریڈیشن کسی اور صوبے میں نہیں کی گئی۔

☆ خیبر پختونخوا کے سرکاری ہسپتالوں میں ایمرجنسی سروسز کی بہتری کیلئے رواں مالی سال ایک ارب روپے رکھے گئے۔

☆ مختلف شدید بیماریوں کے شکار 92 ہزار مریضوں کی امداد کیلئے ایک ارب 25 کروڑ روپے سے ادویات کے ساتھ ساتھ مختلف سہولیات اور مفت علاج فراہم کیا گیا۔

☆ رواں مالی سال میں مختلف طبّی اداروں میں 338 آسامیوں کی منظوری دی گئی۔

جناب سپیکر!

۹۔ موجودہ حکومت، آئین پاکستان اور اپنے منشور کے مطابق بلدیاتی اداروں کا قیام عمل میں لائی۔ اس سلسلے میں کئی ایک انتظامی، مالیاتی اور سیاسی اختیارات مقامی حکومتوں کو تفویض کئے۔ مقامی حکومتوں کا یہ نظام بجاطور پر دیگر صوبوں سے ممتاز اور منفرد ہے۔ صوبہ بھر میں تمام اضلاع میں ضلع، تحصیل اور 3 ہزار 501 دیہی و محلہ کونسلیں قائم کر دی گئیں جس میں تینوں سطحوں پہ تقریباً 44 ہزار نمائندے منتخب ہوئے۔ ان میں مخصوص نشستوں پر 8 ہزار خواتین اور 4 ہزار نوجوان کونسلرز بھی شامل ہیں۔ اس نظام کے ذریعے ضلعی سطح پر 14 صوبائی محکموں کے امور تفویض کئے گئے۔ صوبائی فنانس کمیشن کے ذریعے تاریخ میں پہلی دفعہ صوبائی ترقیاتی پروگرام کا ایک مخصوص حصہ مقامی حکومتوں کو منتقل کیا گیا۔

جناب سپیکر!

۱۰۔ ان شاءاللہ اس سال مقامی حکومتوں کے ضمن میں اٹھائے گئے مزید اہم اقدامات یہ ہیں:

☆ صوبائی فنانس کمیشن اور لوکل گورنمنٹ کمیشن کی تشکیل۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> رمضان ہے۔ رمضان کا خیال رکھیں۔

<u>وزیر خزانہ:</u> جناب سپیکر!

☆ مختلف نوعیت کے قواعد وضوابط اور ضمنی قوانین کا اجراء۔

☆ مقامی حکومتوں خصوصاً دیہی و محلہ کونسلوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے نظام کو سہل بنانا۔

☆ ضلع، تحصیل اور دیہی و محلہ کونسل کے دفاتر کا قیام اور عملے کی تعیناتی جس میں 2500 ویلج سیکرٹریز کی NTS کے ذریعے بھرتی کی گئی اور 2500 نائب قاصد ویلج/محلہ کونسل کی سطح پر بھرتی کئے گئے۔

☆ ضلع کونسلوں اور ٹی ایم ایز کیلئے خصوصی گرانٹ کا اجراء۔

☆ منتخب کونسلرز کیلئے اعزازیہ اور الاؤنس کی منظوری۔

☆ محکمہ بلدیات کے اندر انجینئرنگ ونگ کا قیام اور کوالیفائیڈ انجینئرز کی تعیناتی۔

☆ مقامی حکومتوں کے اپنے محاصل میں 77 فیصد ریکارڈ اضافہ کیا گیا۔

۱۱۔ اس کے علاوہ محکمہ بلدیات نے صوبہ بھر میں دیہی اور علاقائی ترقی کے تحت کئی منصوبے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت شروع کئے ہیں اور ان میں کئی ایک مکمل بھی ہو چکے ہیں۔ ہم نے پشاور کو باغ بنانے کی کوشش کی اور میں اپوزیشن سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ سن لیں:

اے د گلو ښاځکې ستا ځوانی د تل رنګینه وی
ما غوندې زړه ستړی چې د څوری ته د مه کوی

(تالیاں)

۱۲۔ رواں مالی سال میں 29 ارب روپے کے پراجیکٹ پشاور شہر کی ترقی کیلئے منظور کئے گئے۔ ان منصوبوں میں:

☆ پشاور میں باب پشاور اور 2 منزلہ فلائی اوور 6 مہینے کی ریکارڈ مدت اور کم خرچ میں تعمیر کئے گئے۔

☆ تجاوزات کو ختم کرنے کی مہم کے دوران کئی سال پرانے تجاوزات کو ہٹایا گیا اور اربوں روپے کی سرکاری زمین واگزار بھی کروائی گئی۔

☆ سات ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کی تزئین و آرائش کیلئے ایک بڑا منصوبہ شروع کیا گیا۔

☆ حکومت خیبر پختونخوا نے ڈیڑھ سال پہلے ڈبلیو ایس ایس پی کے نام سے پشاور کے شہریوں کو پینے کا صاف پانی، نکاسی آب اور صفائی ستھرائی کی عالمی معیار کے مطابق سہولیات دینے کی غرض سے ایک کمپنی قائم کی۔ اس کمپنی نے قلیل مدت میں پشاور

میں صفائی کے نظام کو بہت بہتر بنادیاہے اور آنے والے سالوں میں پشاور کوایک جدید اور خوبصورت شہر میں تبدیل کرنا ہمارا عزم ہے۔

☆ ریگی ماڈل ٹاؤن کے 14 سال سے مردہ منصوبے میں زون 3اور 4 کو ہنگامی بنیادوں پر مکمل کرکے قابل رہائش بنایاجاچکاہے اور مزید کام تیزی سے جاری ہے۔

☆ پشاور میں نئے جنرل بس سٹینڈ کی جائزہ رپورٹ بھی مکمل ہوچکی ہے۔اس منصوبے کیلئے 3 ارب روپے کی لاگت سے 900 کنال زمین موٹروے کے قریب خریدی جارہی ہے۔

☆ صوبے کے مختلف شہروں کو ADP فنڈز سے شمسی توانائی کے تحت روڈ لائٹ اور ٹیوب ویل کااجراء کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

۱۳۔ 8ارب روپے مالیت سے جاری میونسپل سروسز پروگرام کے تحت۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ: پشاور کے شہری علاقوں میں متعدد ترقیاتی منصوبے مکمل کئے گئے ہیں اور کئی ایک پر کام جاری ہے جس میں پینے کے پانی کی بوسیدہ پائپوں کی تبدیلی اور نکاسی آب کے منصوبے اور ان کیلئے جدید مشینری کی فراہمی شامل ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ: ان اقدامات کی وجہ سے لیبارٹری کی رپورٹ کے مطابق پشاور کے پانی کے نمونوں کے ٹیسٹ پولیو فری پائے گئے۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب!

وزیر خزانہ: ۱۴۔ یورپی یونین کے مالی تعاون سے جاری کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پروگرام (CDLD) کے تحت ملاکنڈ ڈویژن کے 6 اضلاع میں مقامی کمیونٹی کی شراکت سے مقامی ضروریات کے چھوٹے چھوٹے ہزاروں منصوبوں پر کام جاری ہے۔اس پروگرام میں صوبائی حکومت کا حصہ تقریباً 3ارب روپے ہے۔جن

میں موجودہ مالی سال کیلئے ایک ارب 28 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔اس منصوبے کی تکمیل سے ملاکنڈ ڈویژن کے 6اضلاع کے لاکھوں غریب مستفید ہوئے۔

جناب سپیکر!

۱۵۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ خیبر پختونخوا کی موجودہ حکومت نے پچھلے دو سالوں میں تعلیم کو اولین ترجیحات میں رکھا ہے۔اس حوالے سے حکومت نے تعلیم کے شعبے میں جو رقم مختص کی ہے،اس کی پہلے کوئی نظیر نہیں ملتی۔میں کریڈٹ دیتا ہوں موجودہ حکومت کو۔

(شور)

جناب سپیکر: رمضان ہے گزارہ کریں۔

وزیر خزانہ: ۱۶۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے انتہائی مسرت محسوس ہو رہی ہے کہ حکومت نے حقیقی اور بنیادی ضروریات کو مد نظر رکھ کر نیا 'ایجوکیشن سیکٹر پلان' منظور کر لیا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ لوگ گزارہ کریں۔

وزیر خزانہ: اس ایجوکیشن پلان میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ سال 2020 تک ہم تعلیم کے میدان میں کیا کر رہے ہیں۔ہماری کیا ترجیحات ہیں اور اس پر کتنا خرچہ آئے گا۔

جناب سپیکر: رمضان ہے،رمضان کا خیال رکھیں تھوڑا۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر!

۱۷۔ سال 2015-16 کے دوران اہم کامیابیوں کے حوالہ سے میں بتانا چاہتا ہوں کہ :

☆ موجودہ حکومت نے معیاری اساتذہ کی تعیناتی کیلئے خالصتاً میرٹ پر مبنی 'ٹیچرز ریکروٹمنٹ پالیسی' اپنائی جس کے تحت خالصتاً قابلیت کی بنیاد پر NTS امتحان کے ذریعے اس سال 12 ہزار سے زائد اساتذہ کا تقرر کیا گیا۔آئندہ برس مزید 13 ہزار 457 آسامیاں بجٹ تجاویز میں شامل ہیں۔جناب! یہ بات قابل غور ہے کہ موجودہ

حکومت اب تک تقریباً 35 ہزار اساتذہ کی آسامیاں پیدا کر چکی ہے جبکہ کنٹریکٹ اساتذہ کی ریگولرائزیشن اور پروموشن پالیسی کا بل 17-2016 میں پیش کیا جائے گا۔

☆ ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے اساتذہ کیلئے Teacher Incentives Program متعارف کرایا گیا ہے جس کے تحت دوران سال اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اساتذہ کو ایک ایک لاکھ اور پچاس پچاس ہزار روپے کے انعامات سے نوازا جائے گا۔

☆ طلباء اور دیگر ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ حکومت نے پرائمری اور سیکنڈری سکولوں کی عمارتوں کی تعمیر کی نئی منصوبہ بندی کی ہے جس کے تحت پرائمری سکول کم از کم 6 کمروں پر اور سیکنڈری سکول کم از کم 11 کمروں پر مشتمل ہوگا۔ نئی پالیسی کے تحت حکومت نے اب تک 260 نئے پرائمری سکولز تعمیر کئے ہیں۔

☆ بچیوں کی حوصلہ افزائی کی خاطر حکومت نے 'گرلز کمیونٹی سکول' کی طالبات کو ریگولر سکولوں کا سرٹیفیکیٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ موجودہ حکومت نے 1400 کمیونٹی سکولز قائم کئے ہیں جن میں 68 ہزار بچے پڑھ رہے ہیں۔ ان میں 45 ہزار بچیاں بھی شامل ہیں۔ ایلیمنٹری ایجوکیشن فاؤنڈیشن اس تعداد کو مزید بڑھانے کیلئے منصوبہ کر رہی ہے۔

☆ بچوں کو سکولوں میں واپس لانے کی خاطر موجودہ حکومت نے 'اقراء فروغ تعلیم واؤچر سکیم' کا اجراء کیا ہے جس سے اب تک 13 ہزار سے زائد طلباء مستفید ہو چکے ہیں۔

☆ علاوہ ازیں موجودہ حکومت کے ریفارم ایجنڈے کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹیکسٹ بک بورڈ نے نرسری سے پانچویں کلاس تک کی تمام نصابی کتب پر نظر ثانی شروع کر دی ہے۔

☆ بچیوں کی تعلیم اور داخلوں پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے موجودہ حکومت نے رواں مالی سال میں ' گرلز سٹیپنڈ پروگرام' کے تحت چھٹی تا دسویں جماعت تک کی تقریباً 4 لاکھ نادار مستحق طالبات کو 200 روپے ماہانہ کے حساب سے وظائف دیئے۔

☆ ہم نے 4 ارب 60 کروڑ روپے سے 'Standarization of 400 Higher Secondary Schools' پروگرام کے تحت سکول عمارتوں کی مرمت سے لیکر سائنس اور آئی ٹی لیب، امتحانی ہال اور اضافی کمروں کی تعمیر مکمل کی اور فرنیچر مہیا کیا۔

☆ صوبے کی 500 آئی ٹی لیب میں کمپیوٹرز فراہم کئے گئے۔

☆ ETEA کے زیر انتظام چھٹی سے آٹھویں جماعت کے ذہین اور باصلاحیت طلباء کیلئے 16-2015 میں مختص رقم 8 کروڑ روپے میں اضافہ کر کے سال 17-2016 میں 10 کروڑ کر دی گئی ہے۔

☆ خواتین ASDEO اور ADEO کیلئے کونیس چارجز کے متبادل کے طور پر تقریباً 5 کروڑ روپے مختص کر دیئے گئے۔

☆ محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم میں مینجمنٹ کیڈر کے افسران کے سروس سٹرکچر کیلئے لائحہ عمل زیر غور ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ تھوڑا گزارہ کریں نا، رمضان کو، خدا کے بندو رمضان ہے۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر!

☆ صوبے میں ابتدائی اور ثانوی درجوں میں تعلیم کے معیار کی بہتری کا براہ راست تعلق اساتذہ کی استعداد کار سے ہے۔ اس استعداد کار میں تب ہی اضافہ ممکن ہے جب اساتذہ کی ملازمت کے اصول اور قواعد ایسے مرتب کئے جائیں کہ ان میں جزااور سزا کے تصورات شامل ہوں۔ بنیادی اصلاحات کر لینے کے بعد اگلے سال اس حکومت کا ارادہ ہے کہ اب قوانین اور قواعد کا جائزہ اس اصول کی بنیاد پر لیا جائے کہ بچوں کے

تعلیمی محاصل کو اساتذہ کے ملازمتی ڈھانچے سے منسلک کر دیا جائے۔ اس مقصد کیلئے دوران سال حکومت قوانین و قواعد متعارف کروانے کا ارادہ رکھتی ہے جن میں استاد کی تعیناتی و تبدیلی کے عمل کا خاتمہ، استاد کی تمام ملازمت کو ایک سکول میں محدود کرنا، معیار پر پورا نہ اترنے والے اساتذہ کی ملازمت سے فراغت، اساتذہ کی کارکردگی کا باقاعدہ جائزہ اور مقابلے اور تربیت کی بنیاد پر معین وقت (Time Scale) پر ترقی بھی شامل ہوگی۔

☆ اس کے علاوہ سکولوں میں لیبارٹری اور لائبریری کی کارکردگی، طلباء کے عملی افادہ کی نگرانی پر خصوصی توجہ دینے کی تجویز زیر غور ہے۔

☆ اس کے ساتھ ساتھ ادارہ نصاب سازی پانچ زبانوں، پشتو، ہندکو، چترالی، کوہستانی اور سرائیکی کے انٹرمیڈیٹ تک کے نصاب میں شامل کرنے کیلئے ضروری اقدامات اٹھانے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔

جناب سپیکر!

۱۸۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں صنفی مساوات پر خاص توجہ رہی۔ ہمارے اہداف میں تعلیمی اداروں کی خودمختاری، کالج لیول تعلیم کی اصلاح، پیشہ ورانہ قابلیت، ملازمت کے مواقع، تحقیق اور اعلیٰ تعلیم کے ارتقاء، الحاق کی سہولت اور معیاری قواعد و ضوابط کی تشکیل شامل تھے۔

۱۹۔ رواں مالی سال میں مختلف ترقیاتی کاموں کیلئے 6 ارب 18 کروڑ روپے کی لاگت سے درج ذیل منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچائے گئے:

☆ 14 نئے (مرد و خواتین) کالج مکمل کئے گئے جبکہ 47 کالجوں کی تعمیر مختلف مراحل میں ہے۔

☆ 46 کالجوں کی مرمت و بحالی کا کام جاری ہے۔

☆ کالجوں میں فرنیچر اور مختلف سامان کی خریداری کیلئے 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔

☆ مختلف کالجوں میں طلباء اور اساتذہ کیلئے گاڑیوں کی خریداری کی مد میں 10 کروڑ روپے رکھے گئے۔

☆ کالجوں میں بی ایس پروگرام کیلئے 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے اور محکمہ اعلیٰ تعلیم اس پروگرام کے زیادہ سے زیادہ کالجوں میں نفاذ کیلئے اقدامات کر رہا ہے۔

☆ 12 کالجوں میں بی ایس بلاک کی تعمیر جاری ہے۔

☆ غلام اسحاق خان انسٹی ٹیوٹ ٹوپی صوابی کیلئے 10 کروڑ روپے فراہم کئے گئے۔

☆ صوابی میں خواتین یونیورسٹی قائم کر دی گئی ہے۔

☆ پبلک سیکٹر میں 11 یونیورسٹیوں/سب کیمپس کو ایک ارب 75 کروڑ روپے فراہم کئے گئے۔

☆ ایم فل اور پی ایچ ڈی سکالرز کی دوران تعلیم امداد کیلئے 5 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

☆ کالج ہاسٹل وارڈن الاؤنس معقول حد تک بڑھانے کی تجویز زیر غور ہے۔

☆ دور افتادہ کالجز میں بھرتی مقامی اساتذہ کیلئے ہارڈ ایریا الاؤنس کا اعلان کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر!

۲۰۔ ہمارے صوبے کو ہر سال کسی نہ کسی صورت میں قدرتی آفات کا سامنا رہتا ہے جس میں زلزلے اور سیلاب سر فہرست ہیں۔ ہماری حکومت نے یہ کوشش کی ہے کہ کسی بھی قسم کی آفت کی صورت میں بروقت رد عمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے متاثرہ افراد کا بحفاظت انخلاء اور ان کی جلد از جلد بحالی ممکن بنائے۔ موجودہ حکومت نے اپنے محدود وسائل کے باوجود آفت زدہ علاقوں کے عوام کو بروقت معاوضہ کی فراہمی کو یقینی بنایا اور ساتھ ہی ساتھ غیر ملکی امداد کے تعاون سے بحالی کے کام کو بھی جاری رکھا۔

جناب سپیکر!

۲۱۔ ہماری حکومت نے Rescue 1122 کی استعداد کار/دائرہ کار بڑھانے کیلئے کئی ایک اقدامات کئے تاکہ عوام کو انخلاء کی سہولت بروقت اور باآسانی میسر ہو۔ موجودہ حکومت نے اب تک Rescue

1122 کو دو ضلعوں سے بڑھا کر 12 ضلعوں تک پھیلا دیا ہے اور جلد ہی صوبے کے ہر ضلع میں یہ خدمت میسر ہو گی جو ایک بڑی عوامی ضرورت کو پورا کرے گی۔

جناب سپیکر!

۲۲۔ شاہرات کسی بھی علاقے کی ترقی میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ صوبائی حکومت نے سال 2015-16 میں شاہرات کے شعبہ میں 343 منصوبوں کیلئے 13 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے تھے جبکہ نظر ثانی شدہ بجٹ 15 ارب 76 کروڑ روپے رہا جن میں 44 منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچے اور درج ذیل اہداف ان شاءاللہ حاصل کئے۔

☆ 600 کلو میٹر روڈ کی تعمیر کے علاوہ سڑکوں کی بحالی بھی مکمل کی گئی۔

☆ 48 عدد آر سی سی اور سٹیل پلوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ بحالی و مرمت کا کام مکمل کیا گیا۔

جناب سپیکر!

۲۳۔ ہمیں اپنے قانون نافذ کرنے والے اداروں، فوج اور خاص طور پر اور اپنے پولیس کے جوانوں پر فخر ہے۔

(شور اور نعرے)

<u>وزیر خزانہ:</u> حکومت نے صوبے میں امن وامان کی صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے داخلہ کے شعبے میں کئی اقدامات کئے جن میں:

☆ چین کے تعاون سے پولیس فورس کو باوردی مواد اور اسلحہ کی چیکنگ کیلئے دو عدد سکینرز مہیا کئے گئے۔

☆ ڈیرہ اسماعیل خان میں سنٹرل جیل کی از سر نو تعمیر مکمل کی گئی۔

☆ پشاور میں ٹریفک وارڈن سسٹم کو مزید بہتر کیا گیا تاکہ سڑکوں پر ٹریفک رواں دواں رہے۔

☆ جیلخانہ جات کے شعبے میں صوبہ بھر کی جیلوں کی تعمیر و مرمت مکمل کی گئی اور نئے جیلوں کی تعمیر جاری ہے۔

☆ جیلوں میں بجلی کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے شمسی توانائی کے آلات نصب کرنے کیلئے 500 ملین کا منصوبہ منظور کیا۔

☆ سال 16-2015 میں اس شعبے کے 58 منصوبوں کیلئے 3 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر!

۲۴۔ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں ہماری پولیس کے بہادر جوانوں کی قربانیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت نے فیصلہ کیا کہ شہداء کے بچوں کو باقاعدہ آسامیاں آنے تک سالہا سال انتظار نہ کرایا جائے۔ لہذا ان کو فوری طور پر روزگار دینے کیلئے 300 اے ایس آئی کی آسامیاں تخلیق کی گئیں جن پر پولیس شہداء کے مطلوبہ تعلیمی قابلیت کے حامل بچوں کو تعینات کیا گیا۔

جناب سپیکر!

۲۵۔ ہماری معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے کم و بیش 80 فیصد لوگ دیہات میں قیام پذیر ہیں۔ 85 فیصد لوگوں کی زندگی کا دارومدار براہ راست یا جزوی طور پر زراعت پر منحصر ہے۔ صوبائی حکومت نے 16-2015 میں زراعت کے شعبے کے 47 منصوبوں کیلئے ایک ارب 58 کروڑ روپے مختص کئے تھے جبکہ نظر ثانی شدہ بجٹ ایک ارب 82 کروڑ روپے رہا جن میں 9 منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچے۔ زراعت کی ترقی کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے متعدد اقدامات اٹھائے ہیں جن میں:

☆ انصاف فوڈ سیکورٹی پروگرام شروع کیا۔

☆ 22 ہزار ٹن گندم اور 153 ٹن مکئی کا ترقی دادہ تخم تقسیم کیا گیا۔

☆ آن فارم واٹر مینجمنٹ برائے اعلیٰ کارکردگی زرعی پراجیکٹ کا آغاز ہوا۔

☆ موجودہ واٹر کورسز کی تعمیر اور بہتری کا پراجیکٹ۔

☆ 4 ہزار 100 ایکڑ رقبہ پر پھلوں اور 50 ایکڑ پر زیتون کے باغات لگائے گئے۔

☆ ایک لاکھ 9 ہزار تصدیق شدہ پھلدار اور 75 ہزار زیتون کے پودے پیدا اور تقسیم کئے۔

☆ زمینداروں کیلئے 1225 ایکڑ زمین بذریعہ بلڈوزر ہموار کی گئی۔

☆ شمسی توانائی سے چلنے والے 149 پمپوں کی زرعی ٹیوب ویلوں پر تنصیب۔

☆ 30 عدد چیک ڈیم تعمیر کئے گئے۔

☆ حکومت نجی اور سرکاری شعبے میں پھلوں کیلئے کولڈ سٹوریج کی تعمیر کی حوصلہ افزائی کرے گی تاکہ ملاکنڈ ڈویژن میں چکدرہ کے مقام پر اور ہزارہ ڈویژن میں پھلوں کی مارکیٹنگ کا نظام بہتر بنایا جاسکے۔

جناب سپیکر!

۲۶۔ 2015-16 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ایک ارب 59 کروڑ روپے کی رقم محکمہ کے 47 منصوبوں کیلئے رکھی گئی جس میں 28 جاری اور 19 نئے منصوبے شامل تھے۔ بعد میں انصاف فوڈ سیکورٹی پراجیکٹ کو وسعت دی اور مختص شدہ رقم 19 کروڑ روپے بڑھا کر ایک ارب 18 کروڑ کر دی گئی۔

جناب سپیکر!

۲۷۔ محکمہ خوراک نے مرکزی حکومت کی ہدایت کی روشنی میں اور جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کی منظوری سے گندم کی خریداری کیلئے 3 لاکھ 50 ہزار ٹن کا حد مقرر کیا ہے۔ مقامی کاشتکاروں سے خریداری کا پروگرام طے کر لیا ہے جس کیلئے قیمت خرید 1300 روپے فی 40 کلو گرام مقرر کیا ہے۔ اس مقصد کیلئے مقابلے کی بنیاد پر مختلف بینکوں سے 11 ارب 37 کروڑ روپے کا قرضہ لیا جائے گا۔ صوبائی حکومت نے زمینداروں میں اچھی قسم کی تخم تقسیم کی ہے تاکہ زمیندار اس کا پابند ہو جائے کہ اپنے پیداوار کا آدھا حصہ محکمہ خوراک کو گندم کی خریداری کے دوران حوالہ کرے گا۔ اگر محکمہ پورا کا پورا یا حدف کا کچھ حصہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس صورت میں خزانے کو لاکھوں روپے کی بچت ہو گی جو کہ پنجاب فوڈ ڈیپارٹمنٹ یا پاسکو سے خریداری کی صورت میں ان کے اخراجات اور تفصیل کی مد میں دینے پڑتے ہیں۔

اس سال محکمہ نے فلور ملوں کو تقریباً تین لاکھ ٹن گندم قیمت خرید سے کم قیمت پر جاری کی ہے جس کیلئے محکمہ خزانہ نے 16-2015 کے بجٹ میں دو ارب 90 کروڑ روپے جاری کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۲۸۔ آبپاشی کے شعبے کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015 میں آبپاشی کی 203 منصوبوں کیلئے مختص شدہ رقم کو 6 ارب 80 کروڑ سے بڑھا کر 8 ارب روپے کر دیا ہے۔

☆ بائزئی ایریگیشن منصوبہ جس کی کل تخمینہ لاگت 3.4 ارب روپے ہے، تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور منصوبے پر 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ منصوبے کی تکمیل سے ضلع مردان اور ملاکنڈ کی 25 ہزار ایکڑ بنجر زمین قابل کاشت بن جائے گی۔

☆ اس سال 8 ہزار زیر تعمیر ڈیموں پر کام کی رفتار کو مزید تیز کیا گیا ہے جس میں سے زیادہ تر مکمل، تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ ان ڈیموں کی تکمیل سے 20 ہزار ایکڑ اراضی قابل کاشت بن جائے گی۔

☆ ضلع بنوں اور لکی مروت کی ایک لاکھ 70 ہزار ایکڑ زمین کو آبپاشی کی سہولت بہم پہنچانے کیلئے باران ڈیم ضلع بنوں کی استعداد میں اضافے کی فزیبلٹی سٹڈی پر کام جاری ہے۔

☆ حکومت نے غریب کسانوں پر بجلی کے بلوں کا بوجھ کم کرنے کیلئے شمسی توانائی سے چلنے والے 150 عدد ٹیوب ویلوں کی تنصیب کا منصوبہ شروع کر رکھا ہے جس کی تکمیل سے 18 ہزار ایکڑ بنجر اراضی قابل کاشت بن جائے گی ان شاءاللہ۔

☆ باغ ڈھیری فلو ایریگیشن منصوبہ ضلع سوات جس کی کل لاگت 805.11 ملین روپے ہے، پر کام کی رفتار کو تیز کیا گیا جس کی تکمیل سے تحصیل مٹہ ضلع سوات کی 7 ہزار ایکڑ بنجر اراضی قابل کاشت بن جائے گی۔

☆ ملاکنڈ ڈویژن میں دریائے پنجکوڑہ پر خال تاتالاش ادینزئی گو پالم ایریگیشن سکیم کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مطالعاتی کام جاری ہے۔

جناب سپیکر!

۲۹۔ عوام کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے اور موذی بیماریوں سے بچانے کیلئے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے شعبے میں 16 جاری اور 77 نئے ترقیاتی منصوبوں کیلئے 7 ہزار 362 ملین روپے رکھے گئے تھے جن سے درج ذیل اہداف حاصل کئے گئے:

☆ واٹر سپلائی کی 100 سکیمیں مکمل کی گئیں۔

☆ 18 نکاسی آب کی سکیمیں مکمل کی گئیں۔

☆ شمسی توانائی کے ذریعے 30 پمپنگ سٹیشنز چلانے کے منصوبے مکمل کئے گئے۔

☆ بٹ خیلہ میں واٹر سپلائی کا میگا پراجیکٹ مکمل کیا گیا۔

☆ 8 کوالٹی مانیٹرنگ لیبارٹریوں کی تنصیب پر 5 کروڑ خرچ کئے گئے۔

☆ 632 آب رسانی اور نکاسی آب کی سکیموں پر کام جاری ہے۔

☆ لواغر ڈیم سے کرک شہر تک آب رسانی سکیم کی منظوری دی گئی ہے۔

۳۰۔ لوئے آگرہ کے پانی کے کیمیائی تجزیہ کروانے کی تجویز کا جائزہ لیا جارہا ہے جس کے سبب علاقے کے لوگوں کے بال وقت سے بہت پہلے سفید ہو جاتے ہیں۔ جسمانی انحطاط میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے اور مختلف قسم کے عوارض گھیر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر!

۳۱۔ ماحولیاتی تبدیلی کے تباہ کن اثرات سے بچنے کیلئے جنگلات کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ موجودہ حکومت اس چیلنج سے نمٹنے کیلئے پوری طرح آگاہ ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ملک کی تاریخ کے سب سے زیادہ اور دوررس منصوبے یعنی 'بلین ٹری سونامی' پر گزشتہ برس عملدرآمد کے نتیجے میں کروڑوں درخت لگائے گئے۔ یہ منصوبہ اس حکومت کا ایک قابل فخر کارنامہ ہے اور آئندہ سال بھی اس پر بھرپور جوش و

خروش کے ساتھ کام جاری رہے گا ان شاءاللہ۔ رواں مالی سال میں اس منصوبے کیلئے تین ارب 85 کروڑ روپے فراہم کئے گئے۔

☆ آئندہ برس جنگلات کی حفاظت کیلئے ویلج/محلہ کونسل کو ترغیب دی جائے گی کہ ان بجھا چونا فراہم کریں تاکہ درختوں کو بیماریوں سے بچایا جاسکے۔

جناب سپیکر!

۳۲۔ معاشی ترقی اور روزگار کی فراہمی میں صنعت و حرفت کا شعبہ بنیادی کردار کا حامل ہے۔ اس اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس شعبہ کو متحرک کرنا صوبائی حکومت کے ریفارمز ایجنڈے کا اہم جز ہے اور حکومت کی ہر ممکن کوشش ہے کہ صوبہ میں صنعتی انفراسٹرکچر کی بحالی اور تکنیکی تعلیم کی بہتری پر خصوصی توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر!

۳۳۔ پہلی مرتبہ اس حکومت نے ایک جامع صنعتی پالیسی وضع کی ہے جس کے چیدہ چیدہ نکات یہ ہیں:

☆ نئی صنعتوں کے قیام اور موجودہ صنعتوں کی توسیع کیلئے حکومت قرضے کی شرح منافع کا 5 فیصد 5 سال کیلئے خود ادا کرے گی۔

☆ نئی صنعتی بستیوں میں سرمایہ کاری کی صورت میں حکومت زمین کی قیمت میں 25 فیصد سبسڈی دے گی۔

☆ نئی اور منفرد صنعتوں میں سرمایہ کاری کی صورت میں حکومت تین سال تک بجلی کے بل کا 25 فیصد خود ادا کرے گی۔

☆ بندرگاہ سے صنعتی بستی تک مشینری اور پلانٹ کی ترسیل پر اخراجات کا 25 فیصد حصہ حکومت اٹھائے گی۔

☆ خواتین صنعتکاروں کی حوصلہ افزائی کیلئے حکومت ان کے سرمایہ کاری کے 25 فیصد حصہ، اس میں بھی حکومت ڈالے گی۔

۳۴۔ صنعتی پالیسی کے تحت اقدامات کے نتیجے میں توقع ہے کہ آئندہ سال اور آنے والے سالوں میں صوبہ ایک صنعتی انقلاب دیکھے گا جس کے نتیجے میں بے روزگاری میں کمی واقع ہوگی۔

جناب سپیکر!

۳۵۔ گزشتہ سال حکومت کا بڑا پالیسی اقدام Economic Zones Development and Management Companyکا قیام تھا۔اس کمپنی کے قیام سے حکومت نے صنعتی علاقوں کے قیام اور انتظام کی ذمہ داری ایک خود مختار انتظامیہ کے سپرد کردی ہے۔ گزشتہ سال کے دوران صنعتی بستیوں میں تقریباً96 کروڑ72 لاکھ روپے کی سرمایہ کاری ہوچکی ہے اور ایک ہزار152 ہنرمند اور غیر ہنرمند افراد کو روزگار مہیا کیا جاچکا ہے۔ صنعتی بستی حطار کی توسیع کیلئے424 ایکڑ اراضی خریدی گئی ہے اور جناب سپیکر! مزید ایک ہزار ایکڑ کی خریداری پر کام شروع ہے۔اس صنعتی بستی کیلئے30 ارب روپے کی سرمایہ کاری کیلئے صنعتکاروں نے دلچسپی ظاہر کردی ہے۔رشکئی کی صنعتی بستی کے قیام کیلئے بھی ایک ہزار ایکڑ زمین حاصل ہو چکی ہے۔اس صنعتی بستی کے قیام سے صوبے کے عین مرکز میں صنعتی سرمایہ کاری کو فروغ اور روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔مانسہرہ اور چترال میں صنعتی بستی بنانے کیلئے سکیمیں منظور ہوچکی ہیں اور زمین حاصل کرنے کا کام جاری ہے۔

۳۶۔ حکومت کی پالیسی ترجیحات میں یہ اہم نکتہ بھی شامل ہے کہ صوبے کے نوجوانوں کو بین الاقوامی معیار کی تکنیکی اور پیشہ ورانہ تربیت دی جائے تاکہ صوبے میں سرمایہ کاری کا ماحول مزید بہتر ہوسکے۔اس مقصد کیلئے KP-TEVTA ایک خود مختار ادارے کی شکل دے دی گئی۔اب یہ ادارہ اپنی انتظامی اور مالی امور خود سرانجام دیتا ہے اور حکومت اسے ضروری مالی مدد فراہم کرتی ہے۔

۳۷۔ اس سلسلے میں ایک اہم قدم یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی نوشہرہ کا قیام ہے جو کہ نوجوانوں کو جدید تکنیکی تعلیم عملی انداز میں۔۔۔۔۔

(شور اور آوازیں)

جناب سپیکر: (محترمہ نگہت اورکزئی سے) میڈم!

وزیر خزانہ: فراہم کرے گی۔یہ منفرد یونیورسٹی ستمبر2016 میں پہلے تعلیمی سیشن کا آغاز کرے گی۔

جناب سپیکر: میڈم ! روزہ ہے روزہ۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر!

۳۸۔ جیسا کہ میں نے تقریر کے آغاز میں عرض کیا کہ صوبہ خیبر پختونخوا کی ترقی کیلئے اشد ضروری ہے کہ ہم اپنے بے پناہ قدرتی وسائل کو مناسب استعمال میں لائیں۔ ہمارے معدنیات یا تو سرمایہ کاری کی کمی کے باعث اب تک کام میں نہیں لائے جاسکے یا پھر حکومتی استعداد کی کمزوری کے باعث ان سے بھرپور استفادہ نہیں ہو سکا۔ موجودہ حکومت نئی معدنیاتی پالیسی پر کام کر رہی ہے جس کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۳۹۔ خیبر پختونخوا کی کانوں میں مصروف 15 ہزار کے لگ بھگ مزدوروں کی صحت، حفاظت اور ان کی فلاح و بہبود سے متعلق تمام حقوق کی پاسداری حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس مقصد کیلئے حکومت نے مزدوروں کو موقع پر کان کنی کے دوران تربیت فراہم کرنے کیلئے تربیتی پروگرام مرتب کئے ہیں تاکہ مزدوروں کی جدید طریقہ کان کنی سے روشناسی، کان کنی کے دواران حادثات پر قابو پانے اور معدنی ذخائر کے بامقصد استعمال سے زیادہ زیادہ فائدہ حاصل کیا جاسکے۔ ان تربیتی پروگراموں میں 6 ہزار مائنز ورکرز کو تربیت فراہم کی جاچکی ہے۔ رواں مالی سال کے دوران کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے تقریباً 400 بچوں کو تعلیمی وظائف دیئے گئے۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میڈم ! روزہ ہے روزہ۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر!

۴۰۔ رواں مالی سال خیبر پختونخوا کی تاریخ میں اس بناء پر یاد رکھا جائے گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم ! روزہ ہے روزہ۔ (قہقہہ)

وزیر خزانہ: کہ اس سال صوبہ بجلی کے خالص منافع کے بارے میں اپنا دیرینہ مطالبہ مرکز سے منوانے میں کامیاب رہا۔ میں اپوزیشن کا بھی مشکور ہوں۔ محترم جناب وزیر اعلیٰ پرویز خٹک صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم ! روزہ ہے روزہ، گزارہ کریں۔

(شوراور آوازیں)

جناب سپیکر: روزہ ہے، روزہ ہے، روزہ ہے۔

وزیر خزانہ: اور تمام پارلیمانی لیڈرشپ کی انتھک کوششوں کے نتیجے میں NEPRA نے خیبر پختونخوا کے مطالبے کے مطابق کئی دہائیوں سے مقرر کردہ خالص منافع کی سالانہ شرح 6 ارب روپے کو رد کر دیا۔ NEPRA نے طے کیا کہ اب صوبے کے پیدا ہونے والی بجلی کے ہر یونٹ پر واپڈا صوبے کو ایک روپیہ دس پیسے کی شرح سے خالص منافع ادا کرے گا جو کہ سالانہ 18 ارب سے زیادہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اسی سال وفاقی حکومت نے خالص منافع کے بقایاجات ادا کرنے پر بھی رضامندی ظاہر کی ہے۔ سالہا سال سے جمع شدہ یہ بقایاجات باہمی افہام و تفہیم سے 88 ارب کے مقدار میں دیئے جانے طے ہوئے، ان میں سے وفاقی حکومت کے مطالبے کے مطابق 18 ارب منہا کر کے 70 ارب روپے وفاقی حکومت چار قسطوں میں ادا کرے گی۔ ان میں سے پہلی قسط 25 ارب روپے اس سال جبکہ 15 ارب کی تین قسطیں اگلے تین سالوں میں ادا کی جائے گی۔ جناب سپیکر! یہ دونوں کامیابیاں صوبے کے حقوق کے حصول کیلئے موجودہ حکومت کی بڑی کامیابیاں ہیں، ان کے نتیجے میں صوبے کی ترقی کا عمل مزید تیز ہوگا۔ یاد رہے کہ اس ضمن میں ہماری جدوجہد ابھی جاری ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ آئین کے مطابق صوبے کے وسائل پر وفاق سے حاصل ہونے والے رقوم کا سلسلہ ادارہ جاتی بنیادوں پر اور مستقل خطوط پر استوار ہو جائے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ اس سال کی کامیابیاں آنے والے بہت سے سالوں میں صوبے کی مستقل آمدن میں اضافہ کرے گی۔ البتہ دوران سال صوبے کے مالی معاملات وفاقی حکومت سے بقایاجات کی عدم وصولی اور قدرتی آفات پر اخراجات کے باعث سخت دباؤ کا شکار رہے اور صوبائی حکومت کو اپنا ترقیاتی بجٹ 142 ارب سے کم کر کے مجبوراً 113 ارب پر محدود کرنا پڑا۔

جناب سپیکر!

۴۱۔ خیبر پختونخوا حکومت نے حال ہی میں نئی پاور پالیسی 2016 کی منظوری دی ہے جس کے تحت صوبے کی پن بجلی پیدا کرنے کی بے شمار صلاحیت کو بروئے کار لانے کا نہایت قابل عمل منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت خوب آگاہ ہے کہ پن بجلی کے بڑے منصوبے قائم کرنے کیلئے جن وسائل کی ضرورت

ہے وہ نجی سرمایہ کاری کے بغیر حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ نئی پاور پالیسی 2016 نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کیلئے راہ ہموار کرتی ہے۔ حکومت کو قوی امید ہے کہ اس پالیسی کے اجراء کے بعد نجی سرمایہ صوبے میں پن بجلی کے منصوبوں کا رخ کرے گا۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ صوبے کی بہتر اور شفاف انتظامیہ اس سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ ہم سب جلد ہی اس کے نتائج دیکھیں گے۔

جناب سپیکر!

۴۲۔ صوبائی حکومت ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک سے رابطے میں ہے تاکہ پن بجلی کے شعبے کیلئے ایک مربوط اور جامع لائحہ عمل مرتب کیا جاسکے۔اس لائحہ عمل میں۔۔۔۔

(شور اور آوازیں)

وزیر خزانہ: نجی سرمایہ کاری، سرکاری سرمایہ کاری، بیرونی امداد اور مقامی وسائل کے استعمال کا احاطہ کیا جائے گا۔اس مخلوط حکومت کا مطمع نظر بجلی کے ذریعے عوام کا معیار زندگی بلند کرنا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں جناب سپیکر! کہ بجلی کا حصول غربت کے خاتمے میں ایک بنیادی جز ہے۔ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ بہت چھوٹے پن بجلی گھر مقامی آبادیاں خود بنا اور چلا سکتی ہیں۔ حکومت کا کام ان کو بنیادی مدد فراہم کرنا ہے۔اس مقصد کیلئے جہاں 356 بہت چھوٹے پن بجلی گھر پہلے ہی قائم کئے جارہے ہیں وہیں حکومت اس بات پر بھی غور کر رہی ہے کہ ایسے بجلی گھروں کے قیام کا ایک زیادہ بڑا منصوبہ ترتیب دیا جائے اور کم از کم 1000 ایسے بجلی گھر قائم کئے جائیں۔اس کے علاوہ نہروں پر چھوٹے بجلی گھر بنانے کا منصوبہ بھی حکومت کے عزائم میں شامل ہے۔

جناب سپیکر!

☆ اس طرح نیشنل گرڈ کے ذریعے بجلی کی نعمت سے محروم علاقوں میں بجلی کی فراہمی کیلئے شمسی توانائی کے دو منصوبوں پر کام جاری ہے دو منصوبوں پر، جن میں 5650 گھروں میں شمسی توانائی کی فراہمی اور خیبر پختونخوا کے 200 گاؤں میں شمسی توانائی کے ذریعے بجلی کی فراہمی کے منصوبے شامل ہیں۔ یہ منصوبے دو مختلف مراحل میں شروع کئے گئے ہیں۔ پہلے مرحلے میں چترال کے سیلاب زدہ علاقوں میں عوام کو ریلیف دینے کی غرض سے یہ منصوبے شروع کئے گئے ہیں۔۔۔۔

(شوراور آوازیں)

<u>وزیر خزانہ</u>: اور عوام کو ریلیف دیں گے اور آپ دیکھیں گے کہ ہم آپ کو کتنا ریلیف دیتے ہیں۔

☆ اس کے علاوہ کوٹو، لاوی، جبوڑی، کروڑہ، مٹلتان درمیانے سائز کے منصوبے ہیں اور ان سب پر کام مختلف مراحل میں ہے۔ ان کی تکمیل سے 200 میگاواٹ سے زیادہ بجلی پیدا ہو گی۔۔۔۔۔

(شوراور آوازیں)

<u>جناب سپیکر</u>: میڈم! روزہ ہے روزہ۔ میڈم! روزہ ہے روزہ۔

<u>وزیر خزانہ</u>: جناب سپیکر!

۴۳۔ خیبر پختونخوا قدرتی گیس اور تیل کے وسیع ذخائر سے مالامال ہے۔ حکومت خیبر پختونخوا نے پچھلے دو سالوں کے دوران ان ذخائر کی کھوج لگانے کیلئے نجی سرمایہ کار کمپنیوں کو ہر قسم کی سہولت فراہم کی ہے۔ پچھلے دو سالوں میں صوبے میں موجود 21 میں 19 بلاکوں پر کام شروع ہو چکا ہے۔ حکومت نے ایسا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ خیبر پختونخوا پورے پاکستان میں تیل کے پیداوار کا سب سے بڑا صوبہ بن جائے۔ آج خیبر پختونخوا پاکستان میں پیدا ہونے والے تیل کا 53% یہ خیبر پختونخوا پیدا کر رہا ہے۔

۴۴۔ گیس کی پیداوار ایک تاریخ ساز حد 400 ملین کیوبک فٹ یومیہ اور 510 ٹن ایل پی جی یومیہ تک پہنچ گئی ہے۔ یقیناً یہ موجودہ حکومت کی ایک نمایاں کامیابی ہے۔ حکومت تیل اور گیس کی دریافت کا کام کرنے والی کمپنیوں کیلئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کرنے کیلئے مزید وسائل خرچ کرنے پر بھی تیار ہے۔ اس مقصد کیلئے خیبر پختونخوا آئل اینڈ گیس ڈیویلپمنٹ کمپنی کے ذریعے اہم اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

۴۵۔ ریونیو اینڈ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے تحت تمام اضلاع میں ای گورننس، سروس ڈیلیوری سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے تاکہ لوگوں کو سہولیات میسر ہوں اور ٹیکسوں کی مد میں آمدن میں شفافیت پیدا ہو۔

۴۶۔ زمین کے کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ کی دستیابی کیلئے تحصیل پشاور، مرادن، تخت بھائی اور کاٹلنگ میں چار سروس ڈیلیوری سنٹرز قائم کئے گئے ہیں۔ مرادن میں کام شروع ہو چکا ہے اور لوگوں کو کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ کی

بنیاد پر فرد مہیا کئے جارہے ہیں۔ یہ سنٹرز منصوبے کے پہلے مرحلے کا حصہ ہیں جس میں 7 اضلاع شامل ہیں۔ دوسرے مرحلے میں یہی منصوبہ 12 مزید اضلاع میں شروع کیا جارہا ہے۔ موجودہ حکومت اس منصوبے کے ذریعے صوبے میں جائیداد کی ملکیت کو مضبوط بنانے اور زمین کی خرید وفروخت کو شفاف بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ایک طرف تو اس حکومت نے پہلے ہی پٹواری کلچر پر بہتر حکمرانی کے ذریعے کاری ضرب لگائی ہے۔۔۔۔۔۔

(شیم شیم کی آوازیں)

وزیر خزانہ: اور اب دوسری طرف اس منصوبے کے ذریعے پٹواری کلچر کا مکمل خاتمہ ممکن ہو جائے گا۔

جناب سپیکر!

۴۷۔ موجودہ صوبائی حکومت نے مساجد اور مدارس کی دیکھ بھال اور فلاح و بہبود کا تہیہ کر رکھا ہے تاکہ صوبے کے مسلمان آبادی اپنی زندگی قرآن وسنت اور آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان کی تعلیمات کے مطابق گزار سکیں۔مالی سال 16-2015 میں درج ذیل ترقیاتی سکیموں کی مد میں 10 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے:

- ☆ خیبر پختونخوا میں دینی مدارس اور مساجد کی بحالی اور تعمیر کا منصوبہ۔
- ☆ خیبر پختونخوا میں مقبروں کے گرد حفاظتی دیواروں کی تعمیر۔
- ☆ دینی ماڈل مدارس کے قیام کیلئے پائلٹ پراجیکٹ کا منصوبہ۔
- ☆ مسلم طلباء کیلئے تعلیمی وظائف کی فراہمی۔
- ☆ مسجد مہابت خان پشاور کی مرمت و بحالی۔
- ☆ ماڈل دینی مدرسہ حیات آباد کی تعمیر۔
- ☆ مقبروں کیلئے زمین کی خریداری کے نظام کو آسان بنانا۔

جناب سپیکر!

۴۸۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔صوبہ میں مقیم اقلیتوں کی بنیادی ضروریات زندگی پوری کرنے اور ان کا معیار زندگی بہتر بنانے کیلئے صوبائی حکومت نے

متعدد منصوبوں کا آغاز کیا۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015 میں 11 کروڑ 70 لاکھ کی لاگت سے 10 منصوبے شامل کئے گئے تھے:

☆ اقلیتی برادری کیلئے مالی امداد، جہیز فنڈ اور طبّی امداد کیلئے خصوصی پیکج۔

☆ رہائشی کالونیوں اور عبادت گاہوں کی تعمیر و ترقی۔

☆ اقلیتی برادری کے قبرستانوں کے گرد حفاظتی دیوار کی تعمیر۔

☆ کیلاش اقلیتوں کیلئے خصوصی پیکج۔

☆ اقلیتی طلباء کو تعلیمی وظائف کی فراہمی۔

☆ مندروں، گردواروں اور گرجا گھروں کی تزئین و آرائش کے منصوبے۔

☆ اقلیتی برادری کیلئے فنی مہارت کا منصوبہ۔

☆ اقلیتی طلباء کیلئے درسی کتب اور یونیفارم کی فراہمی۔

☆ اقلیتی برادری کی عبادت گاہوں کیلئے سیکورٹی فراہم کرنے کا منصوبہ اور

☆ ہندو مندر ڈسٹرکٹ کرک کی تعمیر کیلئے خصوصی منصوبہ شامل ہے۔

جناب سپیکر!

۴۹۔ صوبے میں 'چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ 2010' لاگو ہونے کے بعد صوبائی سطح پر چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر کمیشن قائم کیا گیا ہے جس کی نگرانی میں بچوں کے حقوق، تحفظ اور فلاح و بہبود کیلئے کئی اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

☆ UNICEF کے تعاون سے صوبے کے 11 اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس قائم کئے گئے ہیں۔

۵۰۔ خصوصی افراد معاشرے کا اہم حصہ ہیں۔ حکومت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے اور ان کی فلاح و بہبود کے حوالے سے نہ صرف موجودہ اداروں کو مزید بہتر کیا جائے بلکہ نئے منصوبوں کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔

☆ ملازمتوں میں ان کا کوٹہ، معذوری سرٹیفیکیٹ کا اجراءاور دیگر آلات مثلاً سفید چھڑی، وہیل چیئر، ٹرائی سائیکل وغیرہ کی مفت فراہمی کو یقینی بنایا جارہا ہے تاکہ ان کی رسائی کے مسائل کو حل کیا جاسکے۔

☆ خصوصی افراد کیلئے پرانو نشل کونسل برائے بحالی معذوران کے تحت مالی اعانت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

☆ خصوصی تعلیم کے حوالے سے حکومت اسپیشل ایجوکیشن پالیسی بھی لارہی ہے تاکہ خصوصی افراد کی تعلیم سے متعلق مسائل کو حل کیا جاسکے۔

☆ رواں مالی سال میں 39 خصوصی تعلیم کے سکولوں میں خصوصی طلباءاور طالبات میں تین ہزار روپے فی طالب علم تقسیم کئے گئے۔

☆ 10 ہزار 122 خصوصی افراد کو تقریباً ساڑھے 5 کروڑ روپے 5 ہزار روپے فی کس کے حساب سے تقسیم کئے گئے۔

☆ اس سلسلے میں تجویز ہے کہ صوبہ بھر میں خصوصی سروے کے ذریعہ معذور افراد کی صحیح تعداد معلوم کی جائے۔

جناب سپیکر!

۵۱۔ صوبے کی تقریباً نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے اور ان کے مسائل کا حل اور ان کو قومی دھارے میں لانا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔

☆ صوبے میں Women Empowerment Policy تیار کی گئی ہے جس کی منظوری کے بعد خواتین کی تعلیم، صحت، روزگار اور دیگر مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کیلئے جامع اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

☆ جناب سپیکر! صوبے میں 'وقار نسواں کمیشن' کا قیام پہلے ہی عمل میں لایا جاچکا ہے اور اس کے تحت ضلع کی سطح پر کمیٹیاں قائم کی جارہی ہیں جن سے دیہی خواتین کے مسائل کی نشاندہی اور حل میں مثبت پیشرفت ہوگی۔

☆ خواتین کو ہراساں نہ کرنے کے قانون پر موثر عملدرآمد کیلئے صوبائی حکومت نے صوبے کی سطح پر محتسب کے ادارے کے قیام کی منظوری دے دی ہے۔

☆ جناب سپیکر! اس کے علاوہ خواتین پر تشدد، تیزاب پھینکنے اور کم عمری اور جبری شادی کے واقعات کی روک تھام کیلئے موثر قانون پر کام جاری ہے اور ان پر سختی سے عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۵۲۔ زندہ قومیں اپنی ثقافت کے تحفظ اور احیاء کو زندگی کا سرمایہ اور عزت و وقار کی علامت سمجھتی ہیں اور یہ ہماری صوبائی حکومت کا اعزاز ہے کہ ملکی تاریخ میں پہلی بار 'ثقافت کے زندہ امین' کے عنوان سے 500 ادیبوں، شاعروں اور فنکاروں کو 30 ہزار روپے ماہانہ ان کی خدمات کے اعتراف میں دیا جارہا ہے۔

☆ ملکی سطح پر پہلی مرتبہ صوبائی محکمہ آثار قدیمہ نے مئی میں بین الاقوامی آثار قدیمہ کانفرنس منعقد کی۔

☆ صوبے کی سطح پر پہلی مرتبہ 'Under 23 KP Games 2016' کا اہتمام کیا گیا جس میں تمام ڈویژنز سے 5 ہزار 500 کھلاڑیوں نے شرکت کی۔

☆ تحصیل کی سطح پر 24 کھیل کے میدان مکمل ہوئے ہیں اور 34 اگلے سال مکمل ہوں گے۔

جناب سپیکر!

۵۳۔ اس کے علاوہ غنی ڈھیری لائبریری پشکلاوتی میوزیم چارسدہ کی دیکھ بھال اور مناسب انتظام کیلئے چھ آسامیوں کی تخلیق کی گئی ہے اور غنی ڈھیری کمپلیکس کے سالانہ گرانٹ میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ نے صوابی اور ڈی آئی خان میں نئے تاریخی مقامات دریافت کئے ہیں جن کی ترقی پر خطیر رقوم صرف کی جائیں گی۔

بجٹ 17-2016

جناب سپیکر!

۵۴۔ اب میں آرہا ہوں 2016-17 بجٹ کی طرف۔ اب میں معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2016-17 کے بجٹ کا جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

۵۵۔ آئندہ مالی سال میں صوبے کو حاصل ہونے والے کل محاصل کا تخمینہ 505 ارب روپے ہے جبکہ اخراجات کا تخمینہ بشمول سالانہ ترقیاتی پروگرام 505 ارب روپے لگایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

۵۶۔ آئندہ مالی سال کے محصولات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

☆ وفاقی قابل تقسیم محاصل میں سے صوبے کو 293 ارب 69 کروڑ 43 لاکھ روپے ملنے کا امکان ہے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 17 فیصد زیادہ ہے۔

☆ بدامنی کے خلاف جنگ کے اخراجات کے طور پر 35 ارب 28 کروڑ 94 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 17 فیصد زیادہ ہے۔

☆ صوبے کی جنوبی اضلاع میں تیل و گیس کی پیداوار پر رائلٹی کی مد میں 17 ارب 19 کروڑ 99 لاکھ روپے دستیاب ہو سکیں گے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 11 فیصد کم ہے۔

☆ بجلی کے خالص منافع کی مد میں 18 ارب 70 کروڑ 40 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔

☆ خالص منافع کے بقایاجات کی مد میں 15 ارب وفاقی حکومت فراہم کرے گی۔

☆ صوبے کے اپنے ٹیکس اور نان ٹیکس محاصل سے تقریباً 49 ارب 50 کروڑ 70 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے جن میں سروسز پر جنرل سیلز ٹیکس سے 10 ارب اور صوبے میں واقع اپنے وسائل سے قائم شدہ پن بجلی گھروں سے تین ارب 63 کروڑ روپے بھی شامل ہیں۔

☆ سرکاری اراضی کی تجارتی استعمال سے 12 ارب 70 کروڑ روپے آمدن متوقع ہے۔

☆ ہمارے جنگلات میں لکڑی کی ایک بڑی مقدار خشک اور افتادہ درختوں کی شکل میں ضائع ہو رہی ہے۔ حکومت نے محکمہ جنگلات کو ہدایت کی ہے کہ ایسی تمام لکڑی کو اکٹھا کر کے نزدیکی ٹمبر ڈپوؤں میں پہنچائیں تاکہ اس کی نیلامی کی جا سکے۔ ہمیں توقع ہے کہ اس سے حکومت کو چھ ارب روپے کی آمدن ہوگی۔

☆ اضافی اخراجات کیلئے گزشتہ سالوں کی بچت شدہ رقومات میں سے 11 ارب 85 کروڑ 52 لاکھ روپے کی فراہمی کی تجویز ہے۔

☆ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مختلف منصوبوں پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کیلئے 12 ارب 20 کروڑ روپے کا قرضہ لیا جائے گا۔

☆ پن بجلی گھروں کی فنانسنگ کیلئے ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ سے 15 ارب روپے مہیا ہوں گے۔

☆ دیگر متفرق وسائل سے 55 کروڑ روپے ملنے کی توقع ہے۔

☆ اسی طرح Foreign Projects Assistance کی مد میں 36 ارب روپے ملنے کی توقع ہے۔

جناب سپیکر!

۵۷۔ آئندہ مالی سال میں اخراجات کا تخمینہ 505 ارب روپے ہے جس میں سے 344 ارب روپے اخراجات جاریہ کیلئے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں رکھی گئی رقوم کی نسبت تقریباً 10 فیصد زیادہ ہیں اور چیدہ چیدہ اخراجات کی تفصیل بھی میں کچھ یوں پیش کر رہا ہوں۔

☆ تعلیم کیلئے 111 ارب 52 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں 102 ارب دو کروڑ روپے ابتدائی و ثانوی تعلیم کیلئے اور 9 ارب 50 کروڑ روپے اعلیٰ تعلیم کیلئے رکھے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 15 فیصد زیادہ ہے۔

☆ جناب سپیکر! صحت کیلئے 38 ارب 42 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 28 فیصد زیادہ ہے۔

☆ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین کیلئے ایک ارب 69 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 23 فیصد زیادہ ہے۔

☆ پولیس کیلئے 32 ارب 94 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

☆ آبپاشی کیلئے تین ارب 42 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت چھ فیصد زیادہ ہے۔

☆ فنی تعلیم اور افرادی تربیت کیلئے ایک ارب 97 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 12 فیصد زیادہ ہے۔

☆ کھیل، ثقافت و سیاحت کیلئے 60 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 26 فیصد زیادہ ہے۔

☆ زراعت کیلئے تین ارب 80 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت آٹھ فیصد زیادہ ہے۔

☆ ماحولیات و جنگلات کیلئے دو ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 9 فیصد زیادہ ہے۔

☆ مواصلات و تعمیرات کیلئے تین ارب 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 16 فیصد زیادہ ہے۔

☆ پنشن کیلئے 40 ارب 91 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 11 فیصد زیادہ ہے۔

☆ گندم پر سبسڈی کیلئے پچھلے سال کی طرح اس سال بھی دو ارب 90 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

☆ قرضوں پر مارک اپ کی ادائیگی کیلئے آٹھ ارب آٹھ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اور

☆ بیرونی و اندرونی قرضوں کی واپسی اور سرکاری ملازمین کو ہاؤس بلڈنگ اور موٹر سائیکل ایڈوانسز کیلئے 11 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۵۸۔ ہماری حکومت نے مالیاتی نظم وضبط کو موثر بنانے کیلئے رواں مالی سال کی طرح اگلے مالی سال کے بجٹ کو بھی تین حصوں یعنی فلاحی، ترقیاتی اور انتظامی بجٹ میں تقسیم کیا ہے۔

۵۹۔ آئندہ مالی سال کے جاریہ بجٹ میں 294ارب 22 کروڑ روپے فلاحی بجٹ کیلئے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کہ کل بجٹ کا 61 فیصد ہے۔اس طرح یہ رقم رواں مالی سال کے مقابلے میں 12 فیصد زیادہ ہے۔

۶۰۔ اسی طرح انتظامی بجٹ کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 49ارب 78 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کل بجٹ کا 10 فیصد ہے اور رواں مالی سال کی نسبت تین فیصد کم ہے۔

۶۱۔ ترقیاتی بجٹ کیلئے آئندہ مالی سال 161 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کل بجٹ کا تقریباً 32 فیصد بنتا ہے۔

۶۲۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں موجودہ ٹیکسوں کی شرح میں ردوبدل کرنے اور اس کا دائرہ کار بڑھانے کی تجویز ہے۔

☆ گاڑیوں کے سالانہ ٹیکس کی موجودہ شرح دوسرے صوبوں سے کم ہے، لہٰذا گاڑیوں کے سالانہ ٹیکس کی شرح میں معمولی اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔ بعض گاڑیوں کے مالکان اپنی گاڑیوں کی رجسٹریشن کے وقت اپنی خواہش کے مطابق رجسٹریشن نمبر لینے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے قانون میں ترمیم کی تجویز ہے تا کہ متعلقہ محکمہ رجسٹریشن نمبر جاری کرنے کیلئے مناسب فیس کا تعین کر سکے۔

☆ آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی صوبوں کو سونپی گئی تھی۔ صوبائی حکومت نے خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی قائم کی ہے جسے خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی کے ساتھ ساتھ اس ٹیکس سے وابستہ مختلف امور کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ سیلز ٹیکس کے فرسٹ شیڈول میں خدمات کا تعین ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ فرسٹ شیڈول میں مزید سروسز کا اضافہ کیا جائے۔

☆ سٹیمپ ڈیوٹی کی کچھ آئٹمز کی شرح میں اضافہ کی تجویز ہے۔

☆ الیکٹرسٹی ڈیوٹی کی شرح میں اضافہ کی تجویز ہے۔

☆ عوام کو مزید ریلیف دینے کیلئے انتقالات پر فیس کی موجودہ شرح دو فیصد سے کم کر کے ایک فیصد کرنے کی تجویز ہے۔

(تالیاں)

سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016

جناب سپیکر!

۶۳۔ اب میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 17-2016 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر!

سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 کے چیدہ چیدہ نکات یہ ہیں:

☆ سالانہ ترقیاتی پروگرام کا کل حجم 161 ارب روپے ہے جس میں 36 ارب روپے بیرونی امداد بھی شامل ہے۔

☆ آئندہ مالی سال کا صوبائی ترقیاتی پروگرام 125 ارب روپے پر محیط ہے جس میں 113 ارب اصل اور 12 ارب روپے کا قرضہ بھی شامل ہے۔

☆ صوبائی پروگرام 1516 منصوبوں پر مشتمل ہے جن میں 1237 جاری اور 279 نئے منصوبے شامل ہیں۔

☆ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 کی تیاری میں ہم نے زیادہ رقوم جاری منصوبوں کیلئے مختص کی ہیں تاکہ ان کی فوری تکمیل کو، عوام الناس کے فائدے کیلئے ہم جلد مکمل کریں اور ان کو فائدہ پہنچائے۔

جناب سپیکر!

۶۴۔ میں اس معزز ایوان کی توسط سے ان تمام دوست ممالک اور عالمی اداروں جن میں حکومت برطانیہ، جاپان، یورپی یونین، امریکہ، ناروے، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، اٹلی اور آسٹریلیا کے علاوہ عالمی ادارے جن میں اقوام متحدہ، عالمی بینک، یو ایس ایڈ اور ایشیائی ترقیاتی بینک شامل ہیں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بیرونی امداد 32ارب 88 کروڑ روپے سے بڑھا کر 36ارب روپے کر دی جس میں 26ارب 88 کروڑ روپے گرانٹ جبکہ 9ارب 12 کروڑ آسان شرائط پر قرضہ شامل ہے جو 59 منصوبوں پر خرچ کی جائے گی۔ میں اس معزز ایوان کی طرف سے ان تمام دوست ممالک اور عالمی اداروں کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ صوبائی حکومت ترقی کے سفر میں ان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون جاری رکھے گی اور آنے والے وقتوں میں اسے مزید وسعت دی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۶۵۔ اب میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2016-17 میں مختلف شعبوں کے چیدہ چیدہ نکات کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر!

۶۶۔ سکولوں میں ضرورت کے تحت فرنیچر، لیبارٹریوں کا سامان اور پینے کا صاف پانی فراہم کیا جائے گا۔ مستحق اور ذہین طلباء کو وظائف دیئے جائیں گے اور اساتذہ کی استعداد کار بڑھانے کیلئے عملی اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں سرکاری کالجوں میں اضافی کمروں کی تعمیر، پانی کی فراہمی، امتحانی کمروں کی تعمیر، فرنیچر، کمپیوٹرز، لائبریری کتب، مشینری اور لیبارٹری کے آلات کے علاوہ پہلے سے موجود کالجوں میں شمسی توانائی سے چلنے والے آلات کو نصب کرنا، صوبے میں سرکاری کالجوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرنا، سرکاری کالجوں کو سیکورٹی کی فراہمی کو ممکن بنانا جبکہ چاردیواری کی تعمیر، اساتذہ کو مختلف شعبوں میں لازمی تربیت کی فراہمی، کھیل کے میدانوں کو کالج کونسل کے ذریعے بحالی جیسے منصوبے شامل کئے گئے ہیں۔

۶۷۔ ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے شعبے میں شامل منصوبوں کیلئے مالی سال 2016-17 میں 12ارب 45 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سال مختص کردہ رقم 72 منصوبوں پر خرچ ہو گی۔ ان میں 64 جاری

منصوبوں کیلئے 10 ارب روپے جبکہ آٹھ نئے منصوبوں کیلئے دو ارب 42 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس شعبہ کے اہم اہداف درج ذیل ہیں:

- ☆ صوبے میں طلباء و طالبات کیلئے 160 نئے پرائمری سکولز قائم کئے جائیں گے۔
- ☆ صوبے میں طلباء و طالبات کیلئے 100 نئے سیکنڈری سکولز تعمیر کئے جائیں گے۔
- ☆ 100 دینی مدارس کو پرائمری سکولز میں تبدیل کیا جائے گا۔
- ☆ صوبہ بھر میں 200 سمارٹ سکولز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- ☆ صوبے میں چھ عدد کلسٹر ہاسٹل برائے خواتین تعمیر کئے جائیں گے۔
- ☆ صوبے کی سطح پر طلباء و طالبات کیلئے 100 پرائمری سے مڈل سکول تک، 100 مڈل سے ہائی سکول تک جبکہ 100 ہائی سے ہائر سیکنڈری سکول تک کا درجہ بڑھایا جائے گا۔
- ☆ صوبے کی سطح پر گورنمنٹ ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں 500 نئے آئی ٹی لیبارٹریز قائم کی جائیں گی۔
- ☆ صوبے بھر میں 100 ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں کمرہ امتحان تعمیر کئے جائیں گے۔
- ☆ سوات میں طلباء کیلئے کیڈٹ کالج کا قیام۔
- ☆ آرمی پبلک سکول کے شہداء کی یاد میں آرکائیوز پبلک لائبریری کے احاطے میں شہداء کے نام اور تصاویر کندہ کی جائیں گی۔
- ☆ زلزلے اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں سکولوں کی تعمیر، مرمت و بحالی کی جائے گی۔
- ☆ صوبے میں ضرورت کی بنیاد پر 50 پہلے سے موجود سکولوں کی دوبارہ تعمیر و مرمت کی جائے گی۔
- ☆ طالبات کی بنیادی تعلیم کیلئے 1300 کمیونٹی سکولز قائم کئے جائیں گے۔
- ☆ ذہین بچوں کو وظائف دینے کا پروگرام جاری رکھا جائے گا۔

☆ 4 لاکھ 46 ہزار ثانوی سکولوں کے چھٹی جماعت سے لیکر دسویں جماعت تک کے طالبات کو 200 روپے ماہانہ وظائف دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

۶۸۔ اسی طرح اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں شامل منصوبوں کیلئے مالی سال 17-2016 میں چار ارب 78 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کل 60 منصوبوں پر خرچ ہوں گے۔ ان میں 45 جاری منصوبوں کیلئے تین ارب 64 کروڑ روپے جبکہ 15 نئے منصوبوں کیلئے ایک ارب 15 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ شعبہ اعلیٰ تعلیم کے اہم اہداف درج ذیل ہیں:

☆ ضرورت کی بنیاد پر صوبے میں 10 نئے سرکاری کالجز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

☆ جہانزیب کالج سوات کی استعداد بڑھائی جائے گی۔

☆ زلزلے سے متاثرہ کالجوں کی مرمت اور بحالی کی جائے گی۔

☆ غلام اسحاق خان انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی صوابی میں اکیڈمک بلاکس تعمیر کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

۶۹۔ صحت ایک انتہائی اہم شعبہ ہے جس کے ساتھ معاشرے کے ہر فرد کا واسطہ پڑتا ہے۔ ان منصوبوں میں ایسے اقدامات شامل ہیں جن کے ذریعے زچہ و بچہ کی صحت، بنیادی صحت میں بہتری، ہیپاٹائٹس، ملیریا اور ڈینگی سے بچاؤ کے اقدامات کے ساتھ ساتھ بچوں اور ماؤں کی شرح اموات کم کرنے کے علاوہ کینسر، یرقان اور ٹی بی کے مریضوں کو بھی مفت علاج فراہم کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ تخفیف غربت پروگرام کے تحت صوبے بھر کے ہسپتالوں میں حادثات اتفاقیہ کو ادویات کی فراہمی کو ممکن بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ پولیو اور دیگر متعلقہ بیماریوں کو جڑ سے ختم کرنے کیلئے ایک نیا پانچ سالہ پروگرام 'خیبر پختونخوا ایمونائزیشن پروگرام'، GAVI Fund کی مالی معاونت سے شروع کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں ہیپاٹائٹس، ایچ آئی وی اور تھلیسیمیا کے کنٹرول کیلئے ایک نیا مربوط پروگرام بھی شروع کیا جائے گا۔ سالانہ

ترقیاتی پروگرام 17-2016 میں اس شعبہ کے 93 منصوبوں کیلئے 10 ارب 54 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔اس شعبے کے اہداف مندرجہ ذیل ہیں:

☆ پشاور انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی تکمیل کے ساتھ اس کیلئے فرنیچر، مشینری اور آلات کی فراہمی۔
☆ صوابی میں پہلے سے موجود ضلعی ہسپتال کی از سر نو تعمیر کی جائے گی۔
☆ سول ہسپتال شکردرہ کوہاٹ اور اوگی مانسہرہ میں رورل ہیلتھ سنٹرز کو کیٹگری ڈی ہسپتال کا درجہ دیا جائے گا۔
☆ سوات اور دیر کے ہسپتالوں کی درجہ بلندی۔
☆ پشاور، مردان اور صوابی میں بنیادی صحت مراکز کی درجہ بلندی۔
☆ گجو خان میڈیکل کالج صوابی کیلئے زمین کی خریداری جبکہ دیر لوئر میں تیمر گرہ میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
☆ حکومت جرمنی کی مدد سے ایبٹ آباد، سوات اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ریجنل بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹرز کا قیام۔
☆ مردان میں خیبر انسٹی ٹیوٹ آف نیوروسائنسز اینڈ کلینکل ریسرچ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
☆ ذوالفقار علی بھٹو میڈیکل کالج پشاور کا قیام۔
☆ سیدو میڈیکل کالج سوات کیلئے مشینری اور آلات کی خریداری۔
☆ اس سال 3500 سرطان کے مریضوں کو مفت علاج فراہم کیا جائے گا۔
☆ صوبے کے تمام ضلعی و تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں کے معیار کو بہتر بنانا شامل ہے۔

جناب سپیکر!

۔۷۰ صوبہ خیبر پختونخوا میں شعبہ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین کے ذریعے معاشرے کے غریب و نادار، خصوصی افراد، نشے کے عادی افراد کا علاج اور بعد ازاں ان کو فنی مہارت میں تربیت فراہم کی

جائے گی۔ صوبے بھر میں فلاحی مراکز میں بے سہارا و یتیم بچوں، بے سہارا خواتین کو پناہ و ہنر کی تعلیم، معذور اور معمر افراد کیلئے وظائف، منشیات کے عادی افراد کا علاج اور خصوصی افراد کی خود کفالت بھی شامل ہیں۔ جناب سپیکر! سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 میں اس شعبے کے 27 منصوبوں کیلئے 46 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل ہوں گے:

- ☆ صوبے کے تمام ڈویژنل سطح پر اسپیشل ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ کو ثانوی سکولوں کی تعمیر اور درجہ بڑھایا جائے گا۔
- ☆ نوشہرہ میں سماجی بہبود کمپلیکس جبکہ دیر لوئر میں خصوصی تعلیم کیلئے کمپلیکس کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔
- ☆ صوبے میں ضرورت کی بنیاد پر خواتین کیلئے دستکاری سنٹرز کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔

(شور)

<u>وزیر خزانہ</u>: جناب سپیکر!

ا۔ کسی بھی علاقے کی پہچان اس کی ثقافت، زبان، خیالات، عقائد و رسومات اور کھیلوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہمارے صوبے کی پہچان ثقافتی ورثہ، محل وقوع، علاقائی خوبصورتی اور گندھارا تہذیب کے تاریخی ورثہ پر مشتمل ہے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبے کی بہتری کیلئے سیاحت کے شعبے کو مزید وسعت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ سیاحوں کیلئے بہتر سہولیات کی فراہمی اور سیکورٹی بھی شامل ہے تاکہ سیاحت کے شعبے سے وابستہ غیر ملکیوں کے خدشات کو دور کیا جائے۔ صوبائی حکومت نے سیاحت، ثقافت اور کھیل کے شعبے میں کئی نئے منصوبے شروع کئے ہیں۔ صوبائی حکومت نے سال 17-2016 میں 59 منصوبوں کیلئے تین ارب 11 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر!

۷۲۔ صوبائی حکومت نے صوبے میں مقیم اقلیتی برادری کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کا تہیہ کیا ہے۔آئندہ مالی سال 2016-17 میں اس شعبے کے کل 18 منصوبوں کیلئے 37 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۷۳۔ شاہرات کے شعبے میں صوبائی حکومت آئندہ مالی سال صوبے کے مختلف علاقوں میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئی منصوبے بھی شروع کر رہی ہے جن میں سڑکوں، دورویہ سڑکوں اور پلوں کی تعمیر و مرمت و بحالی شامل ہے۔صوبے کے مختلف اضلاع مین تقریباً 650 کلو میٹر پختہ سڑکیں اور 17 آر سی سی اور سٹیل پلوں کی تعمیر و تنصیب مکمل کی جائیں گی۔آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 330 منصوبوں کیلئے 10 ارب 80 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۷۴۔ مکانات کے شعبے کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 2016-17 میں 11 منصوبوں کیلئے 54 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ چندنئے منصوبے بھی شامل کئے گئے ہیں جن میں صوبے کی سطح پر کم آمدنی والے طبقہ کو مکانات تعمیر کرنے کیلئے جامع منصوبہ بندی و خاکہ، پشاور ماڈل ٹاؤن کیلئے ایک لاکھ 17 ہزار کنال زمین جبکہ اس ماڈل ٹاؤن تک رسائی کیلئے ایکسپریس وے سے لے کر جی ٹی روڈ (تاروجبہ) پشاور تک سڑک کی تعمیر کیلئے 800 کنال زمین کی خریداری کو ممکن بنایا جائے گا۔اس کے علاوہ ہنگو میں ٹاؤن شپ تعمیر کرنے کیلئے 1755 کنال غیر سرکاری زمین کا حصول جبکہ موٹروے سٹی نوشہرہ کیلئے زمین کی خریداری بھی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۷۵۔ موجودہ حکومت نے مالی سال 2016-17 میں شہری ترقی کے شعبے کے 27 منصوبوں کیلئے پانچ ارب 59 کروڑ روپے مختص کئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل کئے ہیں جن کے اہداف درج ذیل ہیں:

- ☆ رنگ روڈ پشاور پر انٹر چینج کی تعمیر کیلئے ڈیزائن۔
- ☆ صاف پانی کے پرانے اور بوسیدہ پائپوں کی از سر نو تعمیر۔

☆ صوبے کے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کی خوبصورتی و ترقی دینا۔

☆ چترال میں لوکل گورنمنٹ کمپلیکس کی تعمیر۔

☆ رنگ روڈ حیات آباد ٹول پلازہ سے لیکر جی ٹی روڈ تک سڑک کے دونوں اطراف میں سروس روڈ قائم کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر!

۷۶۔ خالص اور صاف پانی ہر انسان کی صحت کیلئے نہایت ضروری ہے۔ صوبائی حکومت نے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے سال 17-2016 میں اس شعبے کے 89 منصوبوں کیلئے چار ارب 15 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ اس شعبے کے اہداف درج ذیل ہیں:

☆ صوبے کی سطح پر گریویٹی بیسڈ واٹر سپلائی سکیم کی تعمیر۔

☆ صوبے میں پہلے سے موجود 200 واٹر سپلائی سکیموں کو شمسی توانائی سے چلایا جائے گا۔

☆ ٹانک، تحصیل کلاچی اور ڈیرہ اسماعیل خان کو گومل زام ڈیم سے واٹر سپلائی سکیموں کی جائزہ رپورٹ۔

☆ کوہاٹ اور رحمان آباد گاؤں شکر درہ کو دریائے سندھ سے واٹر سپلائی سکیموں کی توسیع کے ذریعے پانی کی فراہمی کو ممکن بنایا جائے گا۔

☆ پشاور کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کیلئے جبہ ڈیم کی تعمیر۔

☆ زلزلہ اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں پہلے سے موجود واٹر سپلائی پائپوں کی مرمت و بحالی۔

اور اسی طرح آپ کو میں بتاتا چلو کہ

جناب سپیکر!

۷۷۔ صوبائی حکومت نے توانائی و بجلی کے شعبے میں آئندہ مالی سال کے دوران 33 منصوبوں کیلئے چار کروڑ روپے مختص کئے ہیں جو خاص اہمیت کے حامل منصوبوں پر خرچ کئے جائیں گے۔ ان میں سر فہرست منصوبوں میں بالاکوٹ، موجی گرام، شوغور، استور بونی، بریکوٹ پتراک، پتراک شرینگل ہائیڈل پاور کا

بغور و تفصیلی جائزہ رپورٹ تیار کرنا اس میں شامل ہے۔ ریشون ہائیڈل پاور کی از سر نو بحالی، توانائی تک رسائی کیلئے آبشاروں، نہروں اور دریاؤں پر منی ہائیڈل پاور تعمیر کئے جائیں گے جن کی رقم ہائیڈل فنڈ سے فراہم کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وہی اللہ ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر چیز کے سبزہ کو نکالا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے صوبے کو آبی وسائل کے لحاظ سے بہترین نعمتوں سے مالا مال کیا ہے۔ آبپاشی ہمارے زراعت کیلئے ایک شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے آبپاشی کے شعبے کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 کے تحت 208 منصوبوں کیلئے چھ ارب 93 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ اس شعبے میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبوں کا بھی آغاز کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

- ☆ ضلع نوشہرہ میں جڑوبہ ڈیم اور ہری پور میں چھپڑہ ڈیم کی تعمیر۔
- ☆ سیلاب سے بچاؤ کیلئے دریائے کابل پر موٹروے پل سے لے کر خویشگی نوشہرہ تک حفاظتی پشتوں کی تعمیر۔
- ☆ ضلع دیر اپر میں کلکوٹ آبپاشی کے منصوبے کے ساتھ ساتھ سیلاب سے بچاؤ کے منصوبے کی تکمیل بھی ہوگی۔
- ☆ ضلع مانسہرہ میں سرن رائٹ بنک کینال تعمیر کیا جائے گا جس کی تکمیل سے 12 ہزار ایکڑ اراضی زیر آبپاش آجائے گی۔
- ☆ صوبہ بھر میں پہلے سے موجود ٹیوب ویلوں کو شمسی توانائی سے چلنے والے آلات نصب کئے جائیں گے۔
- ☆ جناب سپیکر! ان آبپاشی منصوبوں کی تکمیل سے تقریباً تین لاکھ 27 ہزار 450 ایکڑ اراضی زیر آب لائی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۷۹۔ زراعت دیہی علاقوں کی ترقی، غربت میں تخفیف اور روزگار مہیا کرنے میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 میں زراعت کے شعبے میں 45 منصوبوں کیلئے تین ارب 98 کروڑ روپے مختص کئے ہیں جن سے درج ذیل اہداف حاصل کئے جائیں گے۔

☆ 786 ڈریپ (Drip) اور فرو (Furrow) آبپاشی کے نظام نصب کرنے کے ساتھ ساتھ 393 آبی کھالوں کی تعمیر بھی کی جائے گی۔

☆ 600 کھالوں (Water Courses) کی تعمیر و مرمت اور 260 پانی ذخیرہ ٹینکیوں (Water Storage Tank) کی تعمیر۔

☆ غربت میں کمی کیلئے مرغبانی اور مویشیوں کی پیداوار میں اضافے کیلئے اقدامات اور نئے منصوبوں کا اجراء شامل ہیں۔

☆ 3 ہزار 220 ایکڑ رقبہ پر پھلوں کے نئے باغات لگائے جائیں گے۔

☆ گندم، مکئی، چاول، مونگ پھلی اور چنے کی پیداوار اور پیاز کے بیج کی پیداوار کیلئے 603 ٹیکنالوجی ٹرانسفر سنٹرز قائم کئے جائیں گے۔

☆ 19 لاکھ 21 ہزار جانوروں کے علاج کے ساتھ ساتھ 17 لاکھ 45 ہزار جانوروں کی ویکسینیشن اور تین لاکھ 25 ہزار جانوروں کی مصنوعی نسل کشی کی جائے گی۔

☆ 195 چیک ڈیم، 80 حفاظتی بند، 30 سپیل ویز اور 45 انلیٹ آؤٹ لیٹ، 60 بارانی پانی ذخیرہ کے تالابوں کے علاوہ 40 ڈائیورژن بند تعمیر کئے جائیں گے۔

☆ 137 پانی ذخیرہ کرنے کے 'ریزروائر' تعمیر کئے جائیں گے۔

☆ 30 پرانے شفاء خانہ حیوانات کی بحالی عمل میں لائی جائی گی۔

☆ انصاف ویٹرنری کلینکس کا قیام۔

☆ صوبے کی سطح پر سرکاری سکولوں میں مچھلیوں کیلئے 'ایکوریم' قائم کئے جائیں گے۔

☆ ٹراوٹ ماہی پروری ٹھنڈے پانی اور علاقوں کی پہچان اور ذریعہ معاش ہے۔ لہذا اس کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے صوبائی حکومت اس سال کئی خصوصی اقدامات کر رہی ہیں جن میں سوات ٹراوٹ مچھلی کی افزائش نسل کیلئے تالابوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ٹھنڈے چشموں اور ٹراوٹ مچھلیوں کی افزائش کو ممکن بنایا جائے گا تاکہ سیاحوں کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر!

۸۰۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 میں شعبہ صنعت کے 26 منصوبوں کیلئے ایک ارب 46 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ان میں صوابی اور چارسدہ میں یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کے نئے کیمپس کی جائزہ رپورٹس، پشاور میں نئے صنعتی زون کا قیام جس میں فرنیچر، قالین بانی اور معدنی جواہرات پر مشتمل صنعتیں قائم کی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

۸۱۔ صوبائی حکومت آئندہ مالی سال کے دوران مختلف علاقوں میں معدنی وسائل کی دریافت و فروغ کیلئے جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ نئے منصوبوں کے تحت ضلع چترال میں محکمہ معدنیات کے حصول کو فروغ دینے کیلئے ضلعی دفاتر کے قیام اور صوبے میں معدنیات کی مربوط معلومات پر مبنی منصوبوں کا آغاز کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ صوبے میں منرل اکنامک پراسیسنگ زونز قائم کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں صوبے میں منرل پارک کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام سال 17-2016 میں اس شعبہ کے 21 منصوبوں کیلئے 62 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۲۔ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں صوبائی حکومت نے جاری منصوبوں کے علاوہ کئی نئے منصوبے شروع کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے جن میں پشاور میں ٹرک ٹرمینل کے قیام کیلئے زمین کی خریداری کے علاوہ صوبے کی سطح پر ٹرانسپورٹ سٹیشن کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔ صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 میں 8 منصوبوں کیلئے کل 18 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۳۔ صوبائی حکومت نے سال 17-2016 میں جنگلات کے شعبے کے 51 منصوبوں کیلئے دو ارب روپے مختص کئے ہیں جن سے مختلف اہداف حاصل ہوں گے۔

☆ عوام کے دیرینہ مطالبے کے پیش نظر اس سال چڑیا گھر کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔

☆ پشاور، سوات اور مانسہرہ میں بیجوں کو بروئے کار لانے کیلئے لیبارٹری کی توسیع کے ساتھ ساتھ ذخیرہ کرنے کی سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔

☆ صوبہ خیبر پختونخوا کے جنوبی جنگلات والے علاقوں میں مگس بانی کے فروغ کے ذریعے بہتر معاشی مواقع فراہم کرنا۔

جناب سپیکر!

۸۴۔ صوبائی حکومت نے شعبہ ماحولیات کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 میں 7 منصوبوں کیلئے 6 کروڑ روپے مختص کئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ ایک نیا منصوبہ بھی شامل کیا گیا ہے جس میں Environmental Protection Agency میں GIS کے ذریعے مانیٹرنگ کے نظام کو متعارف کرانا شامل ہے۔

جناب سپیکر!

۸۵۔ صوبائی حکومت خوراک کے شعبے میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے شروع کر رہی ہے جن میں ضلع شانگلہ، کوہستان، تورغر اور لکی مروت میں اجناس ذخیرہ کرنے کیلئے زمین خریدی جائے گی۔ اس کے علاوہ صوبہ خیبر پختونخوا میں اہم گوداموں کی تعمیر و مرمت کی جائے گی۔ علاوہ ازیں صوبے کے مختلف اضلاع جن میں ٹانک، ہنگو، شانگلہ، دیر اپر، چترال اور ملاکنڈ میں گندم ذخیرہ کرنے کیلئے 'سٹیل سیلو' کی جائزہ رپورٹ اور تعمیر بھی شامل ہے۔ صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2016-17 میں اس شعبے کے 11 منصوبوں کیلئے 73 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۶۔ آئندہ مالی سال میں شعبہ اطلاعات میں جاری منصوبوں کے علاوہ کئی نئے منصوبوں پر کام کا آغاز ہو گا جن میں نظامت اطلاعات صوبہ بھر میں خود مختار و آزاد رپورٹنگ سسٹم قائم کرے گا جو کہ صوبائی اسمبلی کے تمام حلقوں میں جاری یا مکمل کئے گئے ترقیاتی پروگراموں کو اجاگر کرے گا اور متعلقہ عوام کو ان کے فوائد سے آگاہ کرے گا۔ اس کے علاوہ تین اضلاع میں اخبار فروشوں کی سہولت کیلئے مارکیٹ بنائی جائے گی۔ اس سال مجموعی طور پر شعبہ اطلاعات کے 5 منصوبوں کیلئے 18 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۷۔ صوبائی حکومت نے محنت کے شعبے میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شروع کئے ہیں جن میں صوبے کی سطح پر Center for Occupational Safety اور ہیلتھ سنٹر کا قیام جیسے منصوبے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ چائلڈ لیبر سروے کے ذریعے مشقت کرنے والے بچوں کی نشاندہی بھی کی جائے گی اور بعد ازاں ان کی فلاح و بہبود کیلئے تجاویز بھی مرتب کرائی جائیں گی۔ سال 2016-17 میں اس شعبے کے 7 منصوبوں کیلئے 9 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۸۔ شعبہ لوکل گورنمنٹ کو سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 36 منصوبوں کیلئے 6 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل کئے گئے ہیں جن میں پشاور جنرل بس سٹینڈ کا قیام، پسماندہ علاقوں کیلئے اسپیشل پیکج کا اجراء۔ اس کے علاوہ ملاکنڈ ہل اسٹیشن اپ لفٹ کا منصوبہ شامل ہے۔ اس کے علاوہ ضلعی حکومتوں کے تین منصوبوں کیلئے 33 ارب 90 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۹۔ صوبائی حکومت نے 'ملٹی سیکٹورل ڈیویلپمنٹ پروگرام' کیلئے سال 2016-17 میں 39 منصوبوں کیلئے تین ارب 24 کروڑ روپے مختص کئے ہیں جس میں ضلع سوات میں دہشتگردی اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں کی خصوصی ترقیاتی پیکج کا اجراء کیا جائے گا۔ USAID کے تعاون سے صوبہ خیبر پختونخوا میں گورننس پراجیکٹ کے قیام کے ساتھ ساتھ اکنامک گروتھ اور صوبے میں آسامیاں پیدا کرنے کا پروگرام

بھی شروع کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ توانائی پیدا کرنے والے علاقوں کیلئے ترقیاتی سکیموں کے اجراء کے ساتھ ساتھ صوبہ خیبر پختونخوا میں جدید خیالات کو روشناس کرنے کیلئے تجرباتی بنیادوں پر ٹیلی فریمنگ، ٹیلی میڈیسن اور ٹیلی سکل کا فروغ بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر!

۹۰۔ مالی سال 17-2016 میں داخلے کے شعبے میں 59 منصوبوں کیلئے دو ارب 42 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شروع کئے گئے ہیں۔ جس کے ذریعے صوبے میں پولیس لائنز، پولیس سٹیشنز اور پولیس پوسٹوں کی تعمیر سے امن و مان میں بہتری، قانون کی بالادستی اور عوام کو تحفظ فراہم کرنے میں اہم پیشرفت ہو گی۔ اس شعبے کے اہداف درج ذیل ہیں:

☆ نوشہرہ میں جوائنٹ پولیس ٹریننگ سنٹر فیز ٹو کا قیام۔

☆ صوبے میں تحصیل کی سطح پر ماڈل پولیس سٹیشن کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

☆ ڈیرہ اسماعیل خان میں پہلے سے موجود سنٹرل جیل کی از سر نو تعمیر جبکہ نوشہرہ، ملاکنڈ اور شانگلہ میں ڈسٹرکٹس جیل کی تعمیر کیلئے بھی جائزہ رپورٹس تیار کی جائے گی۔

☆ صوبے میں زلزلے سے متاثرہ جیلوں کی از سر نو تعمیر جبکہ پہلے سے موجود جیلوں کی بحالی و مرمت کے ساتھ ساتھ سیکورٹی کو مزید بہتر بنانا۔

☆ صوابی میں ڈسٹرکٹ جیل جبکہ سوات میں پہلے سے موجود ڈسٹرکٹ جیل کی از سر نو تعمیر کی جائے گی۔

☆ صوبے میں 6 جیلوں کو ہائی سیکورٹی زون جیل میں تبدیل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۹۱۔ انصاف و قانون کے شعبے کو آئندہ مالی سال 17-2016 میں 35 منصوبوں کیلئے ایک ارب 37 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل کئے گئے ہیں۔

☆ ضلع سوات اور ایبٹ آباد میں وکلاء کیلئے بار روم کی تعمیر کا منصوبہ بھی شامل ہے۔

☆ صوبہ بھر میں موبائل کورٹس کے قیام کے علاوہ ضرورت کی بنیاد پر مختلف اضلاع میں عدالتوں کے طریقہ کار کو بہتر بنانے کیلئے کورٹ آٹومیشن کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۹۲۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 میں صوبائی حکومت نے مختلف خصوصی پروگرام کے 4 منصوبوں کیلئے ایک ارب 90 کروڑ روپے مختص کئے ہیں جس سے صوبے کی معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ غربت اور بے روزگاری میں بھی تخفیف کا سبب ہو گی۔

جناب سپیکر!

۹۳۔ پراونشل فنانس کمیشن صوبائی Consolidated فنڈ میں سے مقامی حکومتوں کیلئے وسائل کا تعین کرتا ہے۔ کمیشن ایوارڈ وضع کرتے وقت غربت، آبادی اور Lag in infrastructure اور محصولات کے ذرائع کا خیال رکھتا ہے۔

۹۴۔ صوبائی ترقیاتی پروگرام کا حجم 125 ارب روپے ہیں۔ صوبائی ترقیاتی پروگرام کا 12 ارب 20 کروڑ حصہ اندرونی قرضہ جات کے فنڈ سے پورا کیا جائے گا۔ لہذا صوبائی حکومت نے ضلعی حکومتوں کیلئے 33 ارب 90 کروڑ روپے مختص کئے ہیں جس کی تفصیل ذیل ہے:

☆ ضلعی حکومتوں کو 8 ارب 66 کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے۔

☆ TMAs کو 8 ارب 66 کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے۔

☆ ویلج/نیبر ہوڈ کونسلوں کو 10 ارب 91 کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے۔

صوبائی ملازمین اور پنشنرز کیلئے ریلیف اقدامات

جناب سپیکر!

۹۵۔ ہماری حکومت کو سرکاری ملازمین کے امور حکومت چلانے میں کردار کا بخوبی علم ہے اور یہ کوشش رہی ہے کہ سرکاری ملازمین کو زیادہ سے زیادہ ریلیف دیا جائے۔ اگرچہ موجودہ حکومت کو مالی مشکلات کا سامنا رہا ہے، اس کے باوجود صوبائی حکومت نے رواں مالی سال کے دوران صوبہ بھر کے مختلف

محکموں میں کئی آسامیاں اپ گریڈ کیں جن میں محکمہ صحت میں پیرامیڈیکس کی 10 ہزار 572، محکمہ اعلیٰ تعلیم کی 166، محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی 52 اور صوبہ بھر کے تقریباً دو ہزار کمپیوٹر آپریٹرز اور ڈیٹا پراسیسنگ سپروائزرز کی آسامیاں شامل ہیں۔اس کے علاوہ صوبے کے انتظامی ڈھانچے میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرنے والے پی ایم ایس افسران کی کئی دیرینہ مطالبات منظور کئے گئے اور ان کے باقی ماندہ مطالبات پر بھی کام جاری ہے اور ان شاءاللہ جلد ہی اس کام کے نتائج بھی سامنے آجائیں گے۔

۹۶۔ آئندہ سال کیلئے سرکاری ملازمین کیلئے مندرجہ ذیل پیکج کا اعلان کیا جاتا ہے:

☆ صوبائی سرکاری ملازمین کی تنخواہ اور الاؤنسز میں اضافہ کی خاطر عبوری الاؤنس 2013 میں سے 10 فیصد اور عبوری الاؤنس 2014 کو جاری بنیادی تنخواہ میں ضم کیا جاتا ہے۔بقایا عبوری الاؤنس 2013 یعنی 5 فیصد 30 جون 2016 کی سطح پر منجمد اور برقرار رہے گی۔اس کے علاوہ جاری تنخواہوں میں 10 فیصد کے اضافے کا بھی اعلان کیا جاتا ہے۔

☆ معذور افراد کو سپیشل کنوینس الاؤنس 1000 روپے ماہانہ مقرر کیا جارہا ہے۔

☆ قاصد/نائب قاصد، دفتری کا متفرق الاؤنس 300 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 450 روپے ماہانہ کیا جا رہا ہے۔

☆ سکیل 1 سے 15 تک کے ملازموں کو بعد از دفتری اوقات کام کرنے کی صورت میں ملنے والے کنوینس میں 50 فیصد اضافہ کیا جارہا ہے۔

☆ درجہ چہارم کے ملازمین سکیل 1 سے 4 کے ملازمین کو ملنے والے واشنگ الاؤنس اور ڈریس الاؤنس 100 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 150 روپے ماہانہ کئے جارہے ہیں۔

☆ صوبائی ملازمین کو M.Phil الاؤنس کی ادائیگی P.hd الاؤنس کے 25 فیصد یعنی 2500 روپے ماہانہ کے مطابق دیا جائے گا۔

☆ ایڈیشنل چارج الاؤنس اور ڈیپوٹیشن الاؤنس کی بالائی حد 6000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 12000 روپے کی جارہی ہے۔

☆ کرنٹ چارج کی خصوصی تنخواہ کی بالائی حد 6000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 12000 روپے ماہانہ کی جارہی ہے۔

☆ Qualification pay میں 50 فیصد اضافہ کیا جارہا ہے اور اس میں CIMA، ACCA، CA، ICMA، ICWA، NMC، NDC، SMC اور MCMC وغیرہ وغیرہ شامل ہوں گے۔

جناب سپیکر!

۹۷۔ سرکاری ملازمین کے ساتھ ساتھ پنشنرز بھی حکومت کی نظر میں اتنی ہی اہمیت کے حامل ہیں۔ حکومت ان کو درپیش مسائل سے بخوبی آگاہ ہے۔ پنشنرز کو ریلیف دینے کی خاطر حکومت یہ اعلان کرتی ہے کہ:

☆ صوبائی سطح کے پنشنرز کی پنشن میں یکم جولائی 2016 سے 10 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔ البتہ۔۔۔۔۔

(تالیاں)

☆ صوبائی حکومت کے 85 سال سے زائد عمر کے پنشنرز کی پنشن میں یکم جولائی 2016 سے 25 فیصد اضافہ کیا جارہا ہے۔

۹۸ تنخواہ، پنشن اور الاؤنسز میں اضافے پر تقریباً 14 ارب 20 کروڑ روپے کے اضافی اخراجات اٹھیں گے۔

جناب سپیکر!

۹۹۔ میں اپنی تقریر میں اب تک مختلف شعبوں میں بہت سے نئے چھوٹے بڑے فلاحی منصوبوں کا ذکر کر چکا ہوں۔ اب میں اس ایوان کی خدمت میں چند بڑے بڑے منصوبوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں جن کے ذریعے موجودہ حکومت اگلے سال میں صوبے میں روزگار کی فراہمی اور ترقی کے سفر کو مزید تیز تر کرنا چاہتی ہیں۔ جناب سپیکر!

☆ نجی شعبے میں مزدوروں کی کم از کم تنخواہ 14 ہزار روپے مقرر کی جاتی ہے۔

☆ اگلے سال کے بجٹ میں 36 ہزار 232 آسامیاں پیدا کی جا رہی ہیں جن میں سے زیادہ تر تعلیم اور صحت کے شعبوں میں ہیں۔

☆ ان آسامیوں میں لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کو باقاعدہ بناتے ہوئے 13 ہزار 200 آسامیاں بھی شامل ہیں۔

☆ اس کے علاوہ ایک ہزار 88 ویکسینٹرز کی آسامیاں یونین کونسل کی سطح پر تجویز کی جا رہی ہیں۔

☆ 11 ہزار سے زائد سپیشل پولیس فورس کے ارکان کی مدت ملازمت میں تین سال کی توسیع کا بھی اعلان کیا جاتا ہے۔

☆ تین ارب کے خرچے سے صوبے کے تقریباً ایک کروڑ آبادی کو صحت کی بہتر سہولتیں فراہم کرنے کیلئے ہیلتھ انشورنس کا پروگرام تمام صوبے میں، صوبے پر پھیلا دیا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت ہر غریب خاندان کو سال بھر میں ایک لاکھ 75 ہزار روپے تک کی صحت کی سہولت فراہم کی جائے گی۔

☆ بد قسمتی سے موجودہ حکومت کو ورثے میں ایسا تعلیمی بنیادی ڈھانچہ ملا تھا جس میں پرائمری، سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سطح پر سکولوں کی حالت ناگفتہ بہہ تھی۔ زیادہ تر سکولز بنیادی سہولیات سے محروم تھے۔ گزشتہ تین سالوں میں موجودہ حکومت نے پچھلے 70 سال کی عدم توجہی کی کسر پوری کرنے کی کوشش کی ہے اور ہم اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ اگلے دو سالوں میں ہم پرائمری سطح پر تمام۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب سپیکر</u>: اذان ہو رہی ہے، اذان ہو رہی ہے، اذان ہو رہی ہے، پلیز۔

(عصر کی اذان)

<u>وزیر خزانہ</u>: جناب سپیکر! پرائمری سطح پر تمام Missing facilities پوری کرنے کی کوشش کریں گے اور مڈل اور سیکنڈری سطح پر زیادہ تر سکول تمام سہولتوں سے مزین ہوں گے۔ ہائر سیکنڈری سطح کے تمام سکولوں کو یکساں معیار پر لاتے ہوئے ان کی تمام ضروریات پوری کی جائیں گی۔

☆ مردان میں طالبات کیلئے پاکستان کی تاریخ کا پہلا کیڈٹ کالج قائم کیا جائے گا۔

(تالیاں)

☆ بونیر میں خان عبدالولی خان کیمپس اور چترال کیمپس کو Fullfledged University کا درجہ دیا جائے گا۔

☆ دیراپر میں انجینئرنگ یونیورسٹی کا سب کیمپس قائم کیا جائے گا۔

☆ لکی مروت میں بنوں یونیورسٹی کا سب کیمپس تعمیر کیا جائے گا۔۔۔۔۔

(شور)

بونیر میں Fullfledged University کے قیام کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ضلع بونیر میں Fullfledged University کے قیام کا اعلان کیا جاتا ہے۔

☆ پشاور یونیورسٹی میں Criminology اور فرانزک سائنس انسٹی ٹیوٹ 20 کروڑ روپے میں قائم کیا جائے گا۔

☆ اس کے علاوہ ایک ارب روپے صوبے میں نوجوانوں کی فلاح کے منصوبوں کیلئے خرچ کئے جائیں گے۔ ضرورت پڑنے پر اس رقم میں اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس فنڈ کے ذریعے سرکاری زمینوں پر صوبے میں نوجوانوں کیلئے 100 یوتھ سنٹرز قائم کئے جائیں گے۔ اس مقصد کیلئے نوجوانوں پر مشتمل ایک یوتھ کونسل قائم کی جائے گی جو نوجوانوں کی فلاح و بہبود کیلئے تجاویز مرتب کرے گی۔

☆ بینک آف خیبر کے ذریعے نوجوانوں کیلئے Youth Challenge Fund کی سکیم کے تحت دو لاکھ سے 20 لاکھ تک کے بلاسود قرضے ایسے نوجوانوں کو دیئے جارہے ہیں جو نجی شعبے میں چھوٹے کاروبار کیلئے تجاویز تیار کرے گی۔

☆ نوجوانوں کو بامقصد اور تعمیری زندگی فراہم کرنے کیلئے آج کے دور میں آئی ٹی اور سائنس انتہائی اہم ہیں۔ حکومت سائنس کلچر کے فروغ اور یونیورسٹیوں کی سطح پر تحقیق اور نوجوانوں کی جدت اور اختراعی صلاحیتوں کو ابھارنے کیلئے 61 کروڑ روپے کے 32 منصوبوں پر کام کرے گی جن میں

Mobile Application Development اور Agriculture Cloud کے منصوبے شامل ہیں۔ ان منصوبوں کے ذریعے ہزاروں نوجوانوں کو روزگار کے معیاری مواقع فراہم ہوں گے۔

☆ سوات ایکسپریس وے ملاکنڈ ڈویژن کے معاشی حالت کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوگا۔ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت سوات ایکسپریس وے کی 34 ارب روپے کی لاگت سے منظوری دی جاچکی ہے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ اس منصوبے کو ڈیڑھ سال کے اندر یعنی دسمبر 2017 تک مکمل کیا جائے گا۔

☆ سوات ایکسپریس وے کے فیز۔ ٹو یعنی چکدرہ سے مینگورہ تک کی Feasibility study وفاقی حکومت کے PSDP میں بھی شامل کر دی گئی ہے۔

☆ اسلام آباد مارگلہ ہل کے چھانگا گلی روڈ تقریباً 67 کروڑ روپے سے تعمیر کی جائے گی اور اس طرح اسلام آباد سے خیبر پختونخوا کا راستہ مختصر کر دیا جائے گا۔

☆ PSDP میں پشاور سے اٹک جی ٹی روڈ کو اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ صوبائی حکومت کے کوششوں سے شامل کر لیا گیا ہے۔

☆ حیات آباد اور یونیورسٹی ٹاؤن اور ریگی ماڈل ٹاؤن کی سڑکوں کو ایک ارب روپے کی مالیت سے بہتر بنایا جائے گا۔

☆ نادرن بائی پاس سے ورسک روڈ تک سڑک پر پانچ ارب روپے کا کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ ورسک روڈ سے حیات آباد تک 7 ارب روپے کی لاگت سے نئے سڑک کی تعمیر کا بھی اعلان کیا جاتا ہے۔

☆ پشاور کوہاٹ بائی پاس جس کی لمبائی تقریباً 15 کلومیٹر ہے کی تعمیر کیلئے زمین کے حصول کیلئے 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سڑک پر چکر دار اور چوراہا فلائی اور بھی شامل ہے۔

☆ پشاور ضلع میں خاص طور پر اندرونی شہر سڑکوں کی از سر نو تعمیر۔

☆ ایبٹ آباد، ہری پور اور مانسہرہ میں بائی پاسز کی تعمیر کا بھی اعلان کیا جاتا ہے۔

☆ کوہاٹ شہر میں ٹریفک کی روانی کو بہتر بنانے کیلئے فلائی اور تعمیر کیا جائے گا۔

☆ دسمبر 2016 تک پشاور میں 100 نئی ایئر کنڈیشنڈ بسیں نجی شعبے کے تعاون سے چلانے کا منصوبہ ہے۔

☆ اس کے علاوہ 23 کلومیٹر پر محیط ریپڈ بس سروس 20 ارب روپے کی لاگت سے ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے شروع کی جائے گی۔ یہ منصوبہ دسمبر 2017 تک مکمل کر لیا جائے گا، ان شاءاللہ۔

☆ بلین ٹری سونامی ایفارسٹیشن (Billion Tree Tsunami Afforestation) فیز ٹو کے تحت 25 کروڑ نئے پودے لگائے جائیں گے۔

☆ کسانوں کو بیج، کھاد اور کیڑے مار دوائیاں فراہم کرنے کیلئے تین ارب روپے کا ایک جامع پیکج تیار کیا جا رہا ہے۔

☆ تین ارب 60 کروڑ روپے کے مالیت سے گومل زام ڈیم کے پانی سے دو لاکھ ایکڑ رقبے کو سیر اب کرنے کا منصوبہ 2017 تک مکمل کیا جائے گا، ان شاءاللہ۔

☆ صوبائی حکومت کی کوششوں سے لکی مروت اور بنوں میں باران ڈیم کی تعمیر PSDP میں شامل کر لی گئی ہے۔

☆ تجرباتی کامیابیوں کے بعد حکومت ایک ارب روپے کی خرچ سے ایک کروڑ زیتون کے پودے دو سالوں میں فراہم کرے گی۔ اس کے علاوہ ایک لاکھ معیاری پھلدار اور زیتون کے پودے زمینداروں میں تقسیم کئے جائیں گے۔

☆ 26 لاکھ 800 میٹرک ٹن گندم کا تصدیق شدہ بیج خریدا اور زمینداروں میں پیداوار میں اضافے کیلئے تقسیم کیا جائے گا اور صوبے کے 40 فیصد قابل کاشت مگر غیر آباد رقبے کو زیر کاشت لانے کیلئے کسانوں کو 30 کروڑ روپے کا امدادی پیکج دیا جائے گا۔ اس پیکج کے تحت چھوٹے کاشتکاروں کو بنجر زمین آباد کرنے اور سولر ٹیوب ویل لگانے کیلئے امداد دی جائے گی۔

☆ کسانوں کو زرعی آلات کے استعمال سے روشناس کرانے کیلئے تین کروڑ روپے کا منصوبہ شروع کیا جائے گا اور اس کے تحت کسانوں کو Extension Centers کے ذریعے زرعی آلات سستے کرایہ پر دیئے جائیں گے۔

☆ صوبے کے ٹھنڈے علاقوں میں سرمائی فصلوں کی ترویج کیلئے 20 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

☆ صوبائی حکومت تمام پارلیمانی پارٹیوں کے ہمراہ صوبے کے حقوق کیلئے جدوجہد کرتی رہی ہے۔ اس جدوجہد میں چائنا پاکستان اقتصادی راہداری میں صوبے کا جائز حصہ حاصل کرنا بھی شامل ہے۔ ہم سب کی مشترکہ کوششوں کے نتیجے میں کوہاٹ سے جنڈ موٹروے اور ڈیرہ اسماعیل خان سے پشاور تک انڈس ہائی وے کو موٹروے کا درجہ دینے کے منصوبوں پر اتفاق ہو چکا ہے اور یہ منصوبے وفاقی PSDP میں شامل کر چکے ہیں اور

غرور دھر کی اس شوخ حوادث کی قسم

ہم نے بھی پیار سے ملنے کی قسم کھائی ہے۔

☆ چشمہ رائٹ بنک کینال اس صوبے کی ترقی کیلئے انتہائی اہم ہے۔ ہمارا دیرینہ مطالبہ ہے کہ وفاقی حکومت اس منصوبے کو اپنے ترقیاتی پروگرام میں شامل کرے۔ اس سال ہماری بڑی کامیابی ہے کہ وفاقی حکومت نے اس مطالبے کو تسلیم کیا اور صوبے کے 65 فیصد اخراجات اٹھانے کی حامی بھر لی۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ 121 ارب روپے کے اس منصوبے پر ان شاءاللہ اسی سال عملی کام کا آغاز کیا جائے گا۔ اس منصوبے کی تکمیل سے ڈیرہ اسماعیل خان اور ٹانک کی تقریباً دو لاکھ 86 ہزار ایکڑ اراضی مستقل بنیادوں پر آبپاشی کی سہولت میسر ہو گی، ان شاءاللہ۔

(تالیاں)

☆ حکومت 18 مزید صنعتی بستیاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن میں سے 8 بستیاں چائنا پاکستان اقتصادی راہداری کا حصہ ہوں گی، ان اقدامات سے صوبے میں اگلے تین سالوں میں 20 لاکھ افراد کو روزگار ملے گا، ان شاءاللہ۔

☆ موجودہ حکومت کی کوشش کے نتیجے میں وفاقی حکومت اس بات پر آمادہ ہو گئی ہے کہ 100mmcfd قدرتی گیس صوبے کے بجلی کی پیداوار کیلئے مختص کی جائے۔امید ہے کہ اس کے نتیجے میں صوبہ نہ صرف اپنی قدرتی گیس کو خود استعمال کر سکے گا بلکہ پیداشدہ بجلی صنعتوں کو فراہم کر کے سرمایہ کاری اور روزگار کو مزید فروغ بھی دے سکے گا۔

☆ خواجہ سراؤں کی فنی مہارت اور بحالی کیلئے سنٹر کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔۔۔۔۔

(شور)

اور ان کیلئے سنٹر عمل میں لایا جارہا ہے۔

☆ ناساپہ کے مقام پر 43 کروڑ 79 ہزار روپے کی لاگت سے 'زمونږ کور' منصوبے کا آغاز کیا گیا ہے۔ جہاں ابتدائی طور پر ایک ہزار لاوارث بچوں کو ایک ہی چھت تلے معیاری تعلیم، کھیل کود، طبّی سہولتوں اور بہترین فنی تربیت دی جائے گی۔اس منصوبے کے انتظام کیلئے ایک خود مختار بورڈ قائم کر دیا گیا ہے۔

☆ اقلیتی برادری کے مندروں، گردواروں اور گرجاگھروں کی تزئین و آرائش کیلئے 9 کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے اور اقلیتی برادری کے تعلیمی اداروں میں طلباء و طالبات کو وظائف، درسی کتب اور یونیفارم فراہم کی جائے گی۔

☆ ضلع نوشہرہ، کوہاٹ، درگئی، ٹل، شبقدر، ٹانک، طوطالئی اور کلاچی میں جوڈیشل کمپلیکس کی تعمیر کو ممکن بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۰۰۔ میں آپ کی وساطت سے معزز اراکین، پوری قوم اور اس ایوان میں موجود تمام شرکاء اور خیبر پختونخوا کے عوام کو یہ واضح پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے ارادے نیک ہیں۔ ہمارا اتحاد اخلاص اور جذبہ خدمت پر مبنی ہے۔ جب ہم اپنی حالت کے بدلنے کا عزم رکھتے ہیں تو اللہ رب ذوالجلال بھی ہماری حالت سدھار دے گا اور:

ؔ ہم بدلتے ہیں رخ ہواؤں کا   آئے دنیا ہمارے ساتھ چلیں۔

ان شاءاللہ ہمارے نیک ارادوں کی تکمیل کیلئے ہمیں بزرگوں، ماؤں، بہنوں کی دعائیں، نوجوانوں کی پشت پناہی اور ہر امیر و غریب کی حمایت درکار ہے۔ان کے دعاؤں اور ہماری جدوجہد کے طفیل یہ صوبہ ایک ایسے خطہ زمین کا منظر پیش کرے گا جہاں امن ہو گا، تعلیم، صحت، رہائش اور انصاف، روزگار و خوشحالی، اسلام اور خوشحال پاکستان اور روزگار اس میں ہو گا اور خوشحالی کا دور دورہ ہو گا، ان شاءاللہ۔

اسلام زندہ باد۔۔پاکستان پائندہ باد۔۔ خیبر پختونخوا ہمشہ آباد رہے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The Annual Budget for the year 2016-17 stands presented.

فنانس بل 2016 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the house The Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2016. Honourable Minister for Finance, please.
Minister for Finance: Honourable Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2016 in the house.
Mr. Speaker: The Bill stands introduced. Minister Finance, please.
Minister for Finance: In pursuance of Section 21 (3) of the Finance Act 2013, I beg to lay notification before the Provincial Assembly Khyber Pakhtunkhwa, relating to the amendments in the 2nd schedule during the current financial year.
Mr. Speaker: The notification stands laid. Muzafar Said Sahib!
Minister for Finance: Honourable Speaker! I beg to move that the proviso attached to sub-rule (1) of rule 20 may be suspended under rule 240 of the Provincial Assembly of the Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules 1988 and this Assembly may be allowed to transact the budget business on Public Holidays. I further beg to move that the provisio attached to rule 141 may also be suspended under rule 240 and this Assembly may be allowed to transact budget business accordingly.
Mr. Speaker: The motion moved, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.
Members: Yes.
Mr. Speaker: And those who are against it may say ‘No’.

Members: No.
Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

(Pandemonium)

جناب سپیکر: It is decided، یہ فیصلہ ہو چکا تھا آپس میں کہ شیڈول میں آپ نے چیلنج کی تھی، آپ نے کس چیز کو، بہر حال یہ جو ہے ناہم نے پاس کیا ہے، صرف یہ شیڈول کا پلان تھا کہ ہم شیڈول کو کیا کریں گے۔

ضمنی بجٹ برائے رواں مالی سال 2015-16 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 09, please Finance Minister!

وزیر خزانہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر!

آئین پاکستان کے آرٹیکل 124 میں درج طریقہ کار کے مطابق صوبائی حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر بجٹ کے کسی مد میں مختص رقم ناکافی ہو یا اس سے زیادہ رقم خرچ کی گئی ہو یا کسی نئی مد میں رقم کی ضرورت ہو تو اس کیلئے درکار رقم فوری طور پر مہیا کی جائے گی تاہم بعد میں اس کی منظوری صوبائی اسمبلی سے لینا ضروری ہے۔

جناب سپیکر!

۲۔ گزشتہ سال تنخواہوں میں کئے گئے اضافے اور سیلاب و زلزلہ متاثرین کی بحالی کیلئے حکومت کو اضافی رقومات جاری کرنا پڑیں۔

۳۔ ضمنی بجٹ کے ذریعے فراہم کردہ رقوم میں سے بیشتر پچھلے سال کے منظور شدہ بجٹ میں فراہم کی گئی تھیں تاہم ان کو استعمال میں لانے کیلئے تکنیکی مشکلات کے پیش نظر انہیں بطور ضمنی بجٹ جاری کرنا پڑا۔

۴۔ مزید یہ کہ گزشتہ سال صوبائی حکومت کو توقع تھی کہ پن بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات کی مد میں 51.873 ارب روپے حاصل کئے جاسکیں گے۔ درحقیقت وفاقی حکومت نے امسال صرف 25 ارب روپے ادا کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ یہ رقم بھی تاحال ادا کیا جانا باقی ہے، اس وجہ سے ہمیں محاصل کی مد میں واضح 26.873 ارب روپے کے خسارے کا سامنا پڑا۔ لامحالہ اس خسارے کی زد صوبے کے ترقیاتی پروگرام پر پڑی اور ہمیں ترقیاتی پروگرام میں 29 ارب روپے کی کمی کرنا پڑی۔

جناب سپیکر!

۵۔ ان حقائق کی روشنی میں اب میں مالی سال 2015-16 کا 26 ارب تین کروڑ 40 لاکھ 31 ہزار 380 روپے کا ضمنی بجٹ پیش کرتا ہوں۔

اخراجات جاریہ:

جناب سپیکر!

٦۔ مالی سال 2015-16 کا بجٹ پیش کرتے وقت ریونیو اخراجات جاریہ کے میزانیہ کا تخمینہ 298 ارب روپے لگایا گیا تھا۔ نظرثانی شدہ تخمینہ میں یہ رقم 280 ارب روپے ہوگئی ہے۔ تاہم بعض گرانٹس کے مختلف Objects میں مختص شدہ رقم تخمینہ سے زائد خرچ کرنا پڑا یا گرانٹس کے اندر نئے Objects کیلئے رقوم مختص کی گئیں جس کی وجہ سے اخراجات جاریہ کے ضمنی بجٹ کا حجم 18 ارب 49 کروڑ 57 لاکھ 82 ہزار 190 روپے کا ہے جس کی منظوری ایوان سے لینا ضروری ہے۔ اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

01	محکمہ پولیس	76 کروڑ 31 لاکھ 84 ہزار روپے
02	محکمہ بحالی و آبادکاری	10 ارب 79 کروڑ 66 لاکھ 50 ہزار روپے
03	محکمہ داخلہ و قبائلی امور	22 کروڑ 17 لاکھ 68 ہزار روپے
04	ایڈمنسٹریشن آف جسٹس	12 کروڑ 7 لاکھ 11 ہزار 100 روپے
05	جنرل ایڈمنسٹریشن	15 کروڑ 69 لاکھ 34 ہزار روپے
06	محکمہ جنگلات، ماحولیات، جنگلی حیات و ماہی پروری	20 لاکھ 35 ہزار روپے
07	گرانٹ ٹو لوکل کونسلز	89 کروڑ 78 لاکھ 67 ہزار روپے
08	محکمہ کھیل و سیاحت	97 لاکھ 97 ہزار روپے
09	بلڈنگ اینڈ سٹرکچر (مرمت)	ایک کروڑ 50 لاکھ روپے
10	اطلاعات و نشریات	8 کروڑ 78 لاکھ روپے
11	ڈسٹرکٹ نان سیلری	5 ارب 42 کروڑ 40 لاکھ 34 ہزار روپے
12	دیگر	2 ہزار 90 روپے
	کل میزان	18 ارب 49 کروڑ 57 لاکھ 82 ہزار 190 روپے

جناب سپیکر!

۷۔ ضمنی بجٹ کے پیش کرنے کی چیدہ چیدہ وجوہات عرض کرتا ہوں:

(1) صوبائی ملازمین کو ایڈہاک ریلیف 2015 کی مد میں 2 ارب روپے 40 کروڑ 54 لاکھ 3 ہزار روپے بطور سپلیمنٹری جاری کئے گئے جس کا زیادہ حصہ مختلف محکموں کے بجٹ 16-2015 میں موجودہ بچت (Savings) سے پورا ہو گیا، پورا کیا گیا۔

(2) محکمہ پولیس کی بہتری کیلئے 76 کروڑ 31 لاکھ 84 ہزار روپے جاری کئے گئے۔

(3) سیلاب اور زلزلہ متاثرین کیلئے محکمہ آبادی اور آبادکاری کو 10 ارب 79 کروڑ 66 لاکھ 50 ہزار روپے کے فنڈز سے سپلیمنٹری گرانٹ کے طور پر فراہم کئے گئے۔ اس میں 5 ارب 50 کروڑ روپے کی وہ رقم بھی شامل ہے جو وفاق نے زلزلہ زدگان کیلئے مہیا کی۔

(4) گورنر ہاؤس کی مرمت کیلئے ایک کروڑ 50 لاکھ جاری کئے گئے۔

(5) محکمہ اطلاعات و نشریات کی دوبارہ بحالی کیلئے ضلعوں میں ریجنل انفارمیشن آفیسرز کے دفاتر کیلئے 8 کروڑ 78 لاکھ روپے جاری کئے گئے۔

(6) محکمہ داخلہ و قبائلی امور کو 22 کروڑ 17 لاکھ 68 ہزار روپے دہشتگردی سے متاثرہ افراد کیلئے امداد کے طور پر جاری کئے گئے۔

(7) فراہمی انصاف کی مد میں جوڈیشل اکیڈمی کیلئے 12 کروڑ 7 لاکھ 11 ہزار 100 روپے بطور گرانٹ فراہم کئے گئے۔

(8) محکمہ جنرل ایڈمنسٹریشن کو مشینری، فرنیچر اور گاڑیوں کی خریداری و مرمت اور دیگر مدوں میں 15 کروڑ 69 لاکھ 34 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(9) ڈسٹرکٹ نان سیلری کی مد میں ضلعوں کو 5 ارب 42 کروڑ 40 لاکھ 34 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(10) لوکل کونسلرز کو گرانٹ کی مد میں 89 کروڑ 78 لاکھ 67 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

جناب سپیکر!

۸۔ میں نے جو تفصیلات پیش کی ہیں، ان کی روشنی میں مختلف گرانٹس کیلئے میزانیہ میں مختص شدہ رقوم سے زیادہ اخراجات کرنا پڑے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں یہ ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑا۔

ترقیاتی اخراجات:

۹۔ اب میں ضمنی ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ سال رواں کا کل صوبائی سالانہ ترقیاتی بجٹ 174 ارب 88 کروڑ 40 لاکھ روپے تھا جو نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں 135 ارب 9 کروڑ 86 لاکھ 45 ہزار روپے ہو گیا۔ اس طرح ترقیاتی بجٹ میں 39 ارب 78 کروڑ 53 لاکھ 55 ہزار روپے کی کمی ہوئی۔ تاہم صوبائی محکموں میں سکیموں کو مکمل یا ان پر کام تیز کرنے کیلئے 7 ارب 53 کروڑ 82 لاکھ 49 ہزار 190 روپے کا ضمنی ترقیاتی بجٹ پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں 5 ارب 27 کروڑ 59 لاکھ روپے کی وہ رقم بھی شامل ہے جو کہ PSDP سکیموں کیلئے اجراء کی گئی جس کیلئے بجٹ 16-2015 میں کوئی رقم مختص نہیں تھی۔

جناب سپیکر!

۱۰۔ آخر میں آپ کی اجازت سے ضمنی بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

01	اخراجات جاریہ	18 ارب 49 کروڑ 57 لاکھ 82 ہزار 190 روپے
02	ترقیاتی اخراجات	7 ارب 53 کروڑ 82 لاکھ 49 ہزار 190 روپے
	میزان	26 ارب 3 کروڑ 40 لاکھ 31 ہزار 380 روپے

جناب سپیکر!

۱۱۔ میری گزارشات تحمل سے سننے اپوزیشن کے دوستوں کا اور ٹریژری بنچوں کا، اس معزز ہال میں تمام شرکاء بشمول میرے معزز میڈیا کے دوستوں کا، مہمانوں کا میں شکر گزار ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ موجودہ پیش کیا ہوا بجٹ یہ پاس بھی ہو جائے اور آپ اور ہم سب کو اللہ یہ توفیق دے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام کا ہم صحیح معنوں میں خدمت کر سکیں۔ شکریہ۔

☆ پاکستان زندہ باد ☆

Mr. Speaker: The supplementary budget for the year 2015-16 stands presented. The sitting is adjourned till 02:00 pm afternoon, 16th June, 2016.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 16 جون 2016ء دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)